بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 49

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
مصلح موعود نمبر

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 7/8

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

10/17 ذیقعدہ 1420 ہجری 17/24 صلح 1379 ہش 17/24 فروری 2000ء

Postal Reg. NO : PB/1023/99

Mr. Er. M. Salam,
Depty.Chief (Engg.)
R.E.C. Project Office,
NYTHE ESTATE, UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

لندن۔ 12 فروری 2000 (ایم ٹی اے انٹر نیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بچوں کے حقوق اور ان کی عزت کے تعلق سے قرآن وحدیث کی روشنی میں نصائح فرمائیں۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

پیشگوئی مصلح موعود

تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا

اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے

وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائیگا

مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں مصلح موعود کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"باِلہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عَزَّ وَجَلَّ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔

مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 17/24 فروری 2000ء

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور تبلیغ اسلام

تبلیغ اور دعوت الی اللہ ایک ایسا فریضہ ہے جو خداتعالیٰ کی طرف سے ہر انسان پر عائد کیا گیا ہے انبیاء علیہم السلام کی زندگی اور بعثت کا سب سے بڑا اور پہلا مقصد دعوت الی اللہ ہی تھا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر اس کو ادا کیا۔ اسی طرح اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی دین کے احیاء اور قیام شریعت میں ہی صرف کر دی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مقدس زندگی کا لمحہ لمحہ بھی اسی کام میں صَرف ہوا آپ کی سوچ آپ کا عمل آپ کے دن رات اس بات پر گواہی دیتے ہیں کہ کس طرح اسلام واحمدیت کی حقانیت دنیا بھر میں نہ صرف پھیل جائے بلکہ لوگ خدائے واحد کے آستانہ سے کامل یقین اور کامل تعلق کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ آپ کی تقریر آپ کی تحریر سے صرف اور صرف خدا کی وحدانیت کے قیام کی خواہش اور عملی اقدام کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ کی ساری زندگی اسی کام میں گذری اس راہ میں کسی خطرے اور مصیبت کی پرواہ نہیں کی۔ آپ فرماتے ہیں۔

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جان پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

چنانچہ دعوت الی اللہ ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا آپ نے اس کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا دورِ دراز ممالک کے سفر کئے جدید سے جدید ذرائع استعمال کئے۔ اور ہر وہ راستہ اختیار کیا جس کے ذریعہ تبلیغ اسلام میں مدد ملتی ہو۔ آپ نے کوشش کی کہ اس کیلئے زیادہ سے زیادہ مبلغین تیار ہوں معلمین تیار ہوں واقفین زندگی تیار ہوں۔ دارالتبلیغ اور مراکز بنیں مستقل واقفین کی شکل میں عارضی واقفین کی صورت میں زیادہ سے زیادہ مبلغین ملیں حتی کہ آپ کی خواہش اور تحریک تھی کہ ہر بچہ ہر بچی ہر مرد ہر عورت ہر چھوٹا اور ہر بڑا الغرض ہر احمدی مبلغ بن جائے اور سابقہ اولیاء اور صلحاء امت کی طرح گھر گھر قریہ قریہ ملک ملک اور دنیا کے کونہ کونہ میں ہمارا پیغام پہنچ جائے آپ کی خواہش تھی کہ خدمت اسلام کا ہر کام میرے ذریعہ اور میرے شاگردوں کے ذریعہ سرانجام پائے۔ آپ نے یہ جذبہ ہر احمدی کے دل میں پیدا فرمایا اس سلسلہ میں آپ کے زرّیں ارشادات پیش خدمت ہیں آپ فرماتے ہیں کسی ایک شخص کے اپنے آپ کو پیش کر دینے سے دوسرے لوگ بری الذمہ نہیں ہو سکتے جب تک ساری جماعت اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش نہیں کرتی اس وقت تک جماعت بری الذمہ نہیں ہو سکتی اور جب تک کوئی فرد اپنے آپ کو دین کی خدمت کیلئے پیش نہیں کرتا اس وقت تک وہ فرد ہونے کے لحاظ سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اگر جماعت کی اکثریت اپنی ذمہ داریاں اور اپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو وہ بلحاظ جماعت خدا کے فضل کو جذب نہیں کر سکتی اور اگر ایک فرد اپنی ذمہ داریاں اور اپنے فرائض نہیں سمجھتا تو وہ منفرد طور پر سزا کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو کھول دے اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط کر دے اور ہمیں اس مقام پر کھڑا نہ کرے جہاں مجرم کو سزا دینے کیلئے کھڑا کیا جاتا ہے بلکہ خداتعالیٰ ہمیں اس مقام پر کھڑا کرے جہاں خدمت گزار وناداار غلام کو انعام کیلئے کھڑا کیا جاتا ہے۔" (خطبہ جمعہ ۴۵-۱-۱۹) حضور دعوت الی اللہ کے گر اور طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد واصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد واصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھیرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جاوے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد واصلاح کا کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر مہا جال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آ جاتی ہیں ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہی ہمارے ہاتھ میں آتی رہی ہے لیکن اب مہا جال ڈالنے کی ضرورت ہے تا اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔ بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو پہلے لڑکوں اور لڑکیوں تک ہماری پہنچ ہو پھر لڑکوں اور لڑکیوں کے ماں باپ تک ہماری پہنچ ہو اور اس کے بعد سارے گاؤں تک ہماری پہنچ ہو جائے پھر گاؤں سے نکل کر چار چار پانچ پانچ میل تک کے دیہات میں ہماری پہنچ ہو جائے اور پھر یہ دائرہ دس دس پندرہ پندرہ میل تک وسیع ہو جائے اس کے بعد اور ترقی کرے اور یہ دائرہ تیس تیس میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۴۵ میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۶۰ میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۷۵ میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۹۰ میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۱۰۵ میل تک چلا جائے پھر اور ترقی کرے اور یہ دائرہ ۱۲۰ میل تک چلا جائے گویا اگر ہم صرف ۲۰ سکول کھول دیں اور ۱۵-۱۵ میل کے دائرہ میں ایک سکول رکھیں تو ۳۰۰ میل تک ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے اور اگر ۲۰ سکول ایک طرف ہوں اور ۲۰ سکول دوسری طرف ہوں تو ۳۰۰ میل ادھر اور ۳۰۰ میل ادھر ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا دائرہ ۹۰ ہزار مربع میل تک وسیع ہو جاتا ہے اور سارے پنجاب کا رقبہ ۶۲ ہزار مربع میل ہے غرض اگر ہم اس تجویز پر عمل کریں تو رفتہ رفتہ سارا مغربی اور مشرقی پاکستان اس کے احاطہ میں آ جاتا ہے پس جب تک ہم اس مہا جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (خطبہ جمعہ ۵۸-۱-۳)

پس قاتلوا المشرکین کآفّۃً کے معنے یہ ہوئے کہ تم غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرو اور یاد رکھو کہ تم میں سے صرف چند افراد کا فرض نہیں بلکہ ساری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے کآفّۃً کے یہی معنے ہیں کہ کوئی شخص بھی اس حکم کی تعمیل سے باہر نہ رہے اگر دس لاکھ احمدی ہیں اور ان میں سے ۹ لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانوے آدمی اس فرض کو ادا کرتے ہیں اور صرف ایک شخص تبلیغ نہیں کرتا تب بھی جماعت کے لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ سارے کے سارے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ وہ اسی وقت اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں جب وہ اس ایک شخص کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیں کیونکہ قرآن کریم کی ہدایت یہ ہے کہ مشرکوں کے مقابلہ میں ساری کی ساری جماعت کو کھڑا ہونا چاہئے۔ اور ہر فرد کو ان میں تبلیغ کرنی چاہئے۔ میں نے آج سے ۲۵ سال پہلے ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ساری جماعت سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو تبلیغ کریں گے۔ اور ان کو احمدی بنانے کی کوشش کریں گے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت نے ابھی تک اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کی وہ لوگ جنہوں نے اس پر عمل کیا تھا انہوں نے تو فائدہ اُٹھالیا اور کامیاب ہو گئے مگر جنہوں نے عمل نہ کیا ان کے رشتہ دار اب تک غیر احمدی چلے آ رہے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اب ہماری جماعت اس وقت سے بہت بڑھ چکی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری اس ہدایت پر عمل کیا جاتا اور ہر احمدی اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ پر زور دیتا تو اب تک ہر طرف احمدی ہی احمدی نظر آتے۔ ... بہر حال قرآن کریم نے تبلیغ کرنا ہر شخص کا فرض قرار دیا ہے اور قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ دو طرح ہوتی ہے۔ ایک تو اس طرح کہ بعض خاص خاص لوگ اپنے آپ کو تبلیغ کیلئے وقف کر دیتے ہیں جن کیلئے قرآن کریم میں عاکفین اور مہاجرین کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور ایک تبلیغ اس رنگ میں ہوتی ہے کہ ساری جماعت جب بھی اسے موقعہ ملے تبلیغ میں حصہ لینے کیلئے تیار رہتی ہے گویا ایک خاص لوگوں کی جماعت ہوتی ہے اور ایک عام لوگوں کی جماعت ہوتی ہے مگر عام جماعت کے افراد کو بھی قرآن کریم کہتا ہے کہ تم صرف واقفین پر انحصار نہ رکھو بلکہ ساری جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کرے اور بغیر استثناء کے ان کا ہر فرد اس میں حصہ لے۔ (خطبہ جمعہ ۵۸-۸-۱۸)

پس ہماری جماعت کو اس عظیم الشان کام کی تکمیل کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے سپرد کیا گیا ہے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اس وقت دنیا کی آبادی سوا دو ارب ہے لیکن ممکن ہے اس کام کی تکمیل تک یہ آبادی تین چار ارب ہو جائے اور ہمارا کام اور بھی بڑھ جائے بہر حال جماعت کی تعداد کو ترقی دینے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہماری نسبت مقابلہ میں کم ہوتی چلی جائے اگر ہم جلدی ہی دس کروڑ تک پہنچ جائیں تو پھر بھی دس ارب تک ہمارے ایک ایک آدمی کو سو سو کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ پس ہمیں بہت جلد ساری دنیا کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہئے آخر جتنے لوگ اس وقت اسلام سے باہر ہیں یہ سب کے سب ہمارے اپنے بچے یا بھائی ہیں... پس ان کو نیکی کی تلقین کرنا اور انہیں اسلام سے روشناس کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ کیونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تھا اور ہم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم آپ کے کام کو پورا کریں گے پس جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کونے کونے میں نہیں پہنچ جاتا اور ایک ایک شخص کو ہم اسلام میں داخل نہیں کر لیتے ہم اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اس کیلئے ہمیں اپنی جان عزت و آبرو سب کچھ لگا دینی چاہئے لیکن اگر ہم ایسا کر لیں تب بھی یہ کام ایک نسل سے پورا نہیں ہو سکتا.... اس طرح ہر احمدی کو یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ میں خود بھی تبلیغ اسلام کروں گا اور اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو بھی تبلیغ اسلام کی کرتا چلا جاؤں گا۔ تا کہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے اور اگر قیامت تک اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے تو صاف بات ہے کہ پھر دنیا میں مسلمان ہی مسلمان رہ جاتے ہیں۔ (خطبہ جمعہ ۵۸-۸-۱۰)

اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ وہ ہمارے اندر ایسے لاکھوں نمونے پیدا کرے اور اب اگر جماعت لاکھوں کی ہے تو جلد ہی کروڑوں کی ہو جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے کروڑوں سے اربوں تک پہنچا دے اور خدا کرے کہ ہمارے رشد واصلاح کے نتیجہ میں سارا پاکستان احمدیت کی تعلیم کو قبول کر لے اور پھر خدا کرے کہ ہندوستان ہمارے رشد واصلاح کا اثر قبول کر لے پھر انڈونیشیا اور ملایا قبول کر لیں۔ پھر تمام مصر-ایران-ایراق-ترکی-جرمنی اور امریکہ قبول کر لیں اور ان سب کی آبادی اگر ملائی جائے تو وہ ایک ارب سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر روس کو خداتعالیٰ اسلام کے قبول کرنے کی توفیق دے دے تو جماعت اربوں تک پہنچ جائے گی۔ صرف دوستوں کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت اس طرف پوری توجہ نہیں کرتی۔ ورنہ اگر سچائی پیش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ اس کی طرف توجہ نہ کریں۔

(افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جلسہ سالانہ ۵۷ء)

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے
تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازم پڑی ہوئی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۷؍دسمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۷ فتح ۱۳۷۸ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ . فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ. يُرِيْدُاللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾۔

(البقرہ آیت ۱۸۶)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا ہے اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی پوری کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر گزار بنو۔

رمضان شریف کا یہ دوسرا خطبہ ہے اور رمضان ہی کے تعلق میں کچھ احادیث نبوی اور کچھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات میں پیش کرنا چاہتا ہوں مگر اس سے پہلے میں یہ ایک اقرار کرنا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصائح پر عمل درآمد سے محض روحانی شفا ہی نہیں ہوتی بلکہ جسمانی شفا بھی ہوتی ہے اور اگر سہو کی وجہ سے اس پہ عملدر آمد کرنے میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو روحانی طور پر تو نہیں مگر جسمانی طور پر اس کی سزا ضرور مل جاتی ہے۔ چنانچہ ایک دو دن پہلے روزہ کشائی کے وقت جلدی میں پانی پی لیا جو سانس کی نالی میں چلا گیا اور اس کی وجہ سے اُتھو آگیا۔ وہ کافی سخت اُتھو تھا۔ اس کا کچھ اثر ابھی تک آواز میں باقی ہے لیکن دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحیح فرمادے، ٹھیک فرمادے کیونکہ عمداً غلطی نہیں تھی مگر بہر حال جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے عمداً نہ بھی ہو تب بھی جسمانی سزا تو انسان کو مل ہی جاتی ہے۔ یہ اس کے بیان کے دو مقاصد ہیں اول یہ کہ احباب دعا میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ رمضان کا مہینہ آرام سے گزار دے، بعد میں بھی آرام سے گزر جائے اور یہ تکلیف جو ہے وہ زیادہ گہری نہ بن جائے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ لوگ عیادت کے خط نہ لکھنا شروع کر دیں۔ دعا بہت ہے، دعا مجھے پہنچے گی اور مجھے پتہ ہے ان کے جذبات کیا ہیں۔ مجھ میں تو اللہ نے بیماری برداشت کرنے کا بہت بڑا مادہ رکھا ہوا ہے لیکن احباب میں میری بیماری برداشت کرنے کا بہت کم مادہ ہے اس لئے یہ الٹ قصہ ہے تو آپ مہربانی فرما کر جو دعائیں کریں گے وہی مجھے پہنچیں گی! انشاء اللہ ضرور لیکن عیادت کے خط لکھیں گے تو میرا کام بڑھ جائے گا۔ اس لئے مجھے احساس ہے کہ آپ کو احساس ہے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں۔

اب میں اس خطبے میں احادیث نبوی سے رمضان کے متعلق کچھ امور آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ یہ روایات اکثر آپ نے رمضان کے ہر مہینہ میں سنی ہوئی ہوتی ہیں مگر ایک تو یادداشت کو تازہ کرنا مراد ہوتا ہے، ہر رمضان میں دوبارہ سنانی بہتر ہیں اور دوسرے کچھ نئے بچے جوان ہوتے ہیں، نئے آدمی شامل ہوتے ہیں ان کے لئے بھی ان نصیحتوں کی تکرار فائدہ مند ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ تو روزے سے جسم کی زکوٰۃ نکلتی ہے اور ان لوگوں کی نکلتی ہے جو روزے میں کچھ کم کھاتے ہیں۔ جو زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں ان کی زکوٰۃ کیا نکلنی ہے ان کے جسم پر اور بھی زکوٰۃ چڑھ جاتی ہے۔ اس لئے یہ احتیاط رکھیں کہ اگرچہ بھوک لگتی تو ہے مگر نسبتاً احتیاط سے کچھ کم کریں۔ غذا کم کریں بدن ہلکا ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی انشاء اللہ روح بھی ہلکی ہو گی۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے پوچھا کہ اگر میں فرض نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانوں اور اس سے زائد کوئی عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو سکوں گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم! میں ان کاموں سے زائد کچھ نہیں کروں گا۔

اب یہ ایک بدوی کا خاص اظہار تھا مگر یہ کم سے کم جنت میں داخل ہونے کے لئے فرائض ہیں۔ یہ فرائض ادا کر دیں نوافل اگر نہیں کر سکتے تو نہ بھی کریں تب بھی کم سے کم پر جنت کی ضمانت کی یہ حدیث ہے۔ مگر نوافل سے مرتبے بڑھتے ہیں اور رمضان شریف میں تو نوافل کی بہت ہی ضرورت ہے۔ دوسرے اس کو یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ رمضان کے روزے رکھنا بھی نوافل ہی ہیں۔ اس نے کہا میں خدا کی قسم اس سے زیادہ نہیں کروں گا مگر رمضان کے روزے رکھ لے تو یہ بھی بڑے نوافل ہیں اور اس سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے درجات میں بہت ترقی ہوتی ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے اور ان کے سوا کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پوچھا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا کوئی اس میں سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ ار جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس سے (جنت میں) داخل نہ ہو سکے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الريان للصائمين)

یہ جو ہے ظاہری نقشہ اس کے متعلق خاص طور پر توجہ رکھنی چاہئے کہ جنت تو زمین و آسمان پہ حاوی ہے اس لئے یہ خیال نہ کریں کہ باقاعدہ اوپر جائیں گے اور گیٹ (Gate) لگا ہو گا، اس میں آپ روزہ دار داخل ہونے شروع ہو جائیں گے بلکہ مراد یہ ہے کہ اس طرح تمثیل بیان کر کے آپ کے شوق کو ابھارا جائے اور آپ بھی روزہ دار کے طور پر جنت میں داخل کئے جائیں اور روزے سے جیسے طبیعت میں بھوک پیاس وغیرہ کی کوفت ہوتی ہے ریان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سیرابی کرنے والا مضمون ہے جو خواہشات یہاں پوری نہیں کر سکتے وہ جنت میں پوری ہو جائیں گی اس لئے کسی حدیث کو بھی زیادہ لفظاً نہیں لینا چاہئے بلکہ تمثیلات کے طور پر سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”یقیناً جنت میں بالا خانے ہوں گے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہوں گے۔ اس پر ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ حضورؐ! یہ کن کے لئے ہوں گے۔ فرمایا: یہ ان کے لئے ہوں گے جو خوش گفتار ہوں گے، ضرورت مندوں کو کھلانے والے، روزے کے پابند اور راتوں کو جب لوگ سوتے ہوں تو وہ نمازیں ادا کریں“۔ (سنن الترمذی کتاب البر والصلة)

اب یہ بالا خانے کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے یہ تو ایسا نقشہ ہے جس میں عموماً طبیعت جو ہے وہ گھبراتی ہے کہ میں بیٹھا ہوں اندر اور باہر سے مجھے کوئی دیکھ رہا ہو اور اندر سے باہر یکطرفہ دیکھنا تو بڑا آسان کام ہے، اچھی بات ہے مگر باہر سے اندر کیوں دکھائے جائیں گے۔ اس میں ایک حکمت یہ پوشیدہ ہے کہ مومن کی زندگی میں کوئی کام بھی پوشیدہ نہیں کہ باہر کچھ اور دکھاتا ہو اور اندر کچھ اور دکھاتا ہو۔ دوسرے اس پہلو سے کہ

مومن دوسروں کے حالات پر بھی نظر رکھتا ہے اس پہلو سے یہ بالاخانے ہیں جو دو طرفہ نظارے کے ہیں اور دوسرے وہ جو غلط تصورات ہیں حور و قصور کے جو بالاخانوں میں بیٹھے حوروں سے پیار کر رہے ہونگے یہ نظارہ تو کبھی بھی انسانی فطرت قبول نہیں کر سکتی کہ ساری دنیا تماشہ دیکھ رہی ہو۔ اس لئے اس کو بھی لفظی طور پر نہ سمجھیں بلکہ محض یہ ایک عارفانہ کلام ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مومن اپنی زندگی میں کسی چیز پر شرمندہ نہیں ہوتا کہ وہ اسے دکھائے تو لوگ اس کے ظاہر و باطن میں فرق محسوس کریں۔

حضرت ابو مسلمہؓ بن عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں آنحضرت ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا ہوا کرتی تھی۔ آپؓ نے فرمایا رمضان ہو یا غیر رمضان آپ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اس لئے یہ جو خیال ہے نا کہ بیس بیس، چالیس چالیس، پچاس پچاس رکعتیں پڑھی جائیں رات کو، یہ نہایت ہی احمقانہ خیال ہے جو سنت سے ہٹ کر ہے۔ ربوہ میں ایک دفعہ ایک مولوی صاحب میرے پاس آئے اور اپنی نیکی بگھارنے کی خاطر مجھے کہا کہ میں رات روزانہ ایک ہزار رکعتیں پڑھتا ہوں۔ میں نے کہا ہزار رکعتیں نہ کہیں ہزار ٹکریں مارتا ہوں کہیں کیونکہ ہزار رکعتوں میں تو کچھ بھی سمجھ نہیں آسکتی کچھ پڑھ ہی نہیں سکتے آپ۔ مگر بہر حال ان کو اصرار تھا کہ میں بہت بزرگ انسان ہوں۔ آنحضرت ﷺ سے زیادہ بزرگ اور کون ہو سکتا ہے۔ پس آپ گیارہ نفل پڑھا کرتے تھے جس میں وتر شامل ہے۔ وتر سے پہلے دو رکعتیں اور پہلے چار دو دو رکعتیں اس کے علاوہ ہوتی تھیں۔ فرمایا چار رکعت اس طرح پڑھتے تھے کہ تو اُن کے حسن و طوالت کے بارہ میں نہ پوچھ۔ پھر چار رکعت اس طرح پڑھتے کہ تو اُن کے حسن اور طوالت کے متعلق نہ پوچھ۔ اس کے بعد آپ تین رکعت پڑھتے تھے۔

(صحیح بخاری باب قیام النبی ﷺ باللیل)

اس حدیث سے یہ تاثر ملتا ہے کہ چار چار رکعتوں کے نوافل ہوا کرتے تھے مگر دوسری احادیث سے یہ ثابت ہے کہ دو دو رکعت کے نوافل ہوا کرتے تھے تو یہ تھوڑا سا اشتباہ ہے مگر عام سنت پر یہی عمل ہے کہ دو دو رکعتوں کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تراویح میں بھی دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔

حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں اس کا فضل چاہتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور آگ کے مابین ستر (۷۰) خریف کا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے۔ (سنن الدارمی)۔ اب یہ بھی ایک محاورہ ہے ستر خریف۔ اصل میں خریف، سرما اور گرما کے درمیانی زمانہ کو کہتے ہیں۔ جیسے سخت سردی ہو اور سخت گرمی ان دونوں کے درمیان کوئی ملاپ نہیں ہوتا اور ستر گنا زیادہ اس سے بھی فاصلہ پیدا کر دیتا ہے، یہ مراد ہے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ عرب میں راتیں نسبتاً ٹھنڈی ہو جاتی تھیں۔ یہ خیال غلط ہے کہ گرم ملک ہے اس لئے راتیں بھی گرم ہونگی بعض دفعہ بدو رات کو سوتے ہیں تو بیس (۲۰) ڈگری تک ٹمپریچر گر جاتا ہے کیونکہ ریت میں یہ خوبی ہے کہ جو گرمی جذب کرتی ہے وہ جلدی نکال بھی دیتی ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ رات کو ٹمپریچر گرنا شروع ہوتا ہے۔ پس اس پہلو سے جن کو یہ تجربہ ہو وہ سمجھ سکتے ہیں کہ ستر خریف کا جو فاصلہ ہے یہ کیا تحریص پیدا کرتا ہوگا مومنوں کے دل میں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ حوالہ جات آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ "وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تلاش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس تکلّف کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے"۔ ایسے لوگ ہم نے دیکھے ہیں کہ واقعتاً بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کوئی حقیقی وجہ نہیں ہوتی، کوئی شرعی عذر نہیں ہوتا مگر سمجھتے ہیں ہم بیمار ہیں۔

پھر رمضان کے روزے نہیں رکھتے۔ اب میں چونکہ رمضان کے روزوں پر زور دے رہا ہوں اس لئے اب بہت سے ایسے مریض مل رہے ہیں جو پہلے نہیں رکھا کرتے تھے مگر اب خدا کے فضل سے رکھنے شروع کر دیئے ہیں اور ان کا بیان یہ ہے کہ پہلے سے ہم بہتر ہیں۔ جب نہیں رکھتے تھے اس وقت صحت اتنی اچھی نہیں تھی جب رکھنے کے بعد اب ہم نے تجربہ کیا ہے تو صحت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔ "......... خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے"۔ جس کو درد ہو کہ میں روزہ نہیں رکھ سکا اس کو نہ رکھنے کے باوجود زیادہ ثواب بھی مل جاتا ہے جو درد کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے، حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب مَیں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا"۔ طائفہ معنے گروہ۔ "اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔ یہ لوگ ہیں کہ تکلّف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں"۔ یعنی جن بیماریوں کا عذر رکھتے ہیں واقعتاً ویسی بیماریاں اور اس سے شدید بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ "اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں اُن کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے"۔

(البدر جلد اوّل نمبر ۷۔ صفحہ ۵۰ تا ۵۳۔ بتاریخ ۲۶/ دسمبر ۱۹۰۳ء)

یہ جو ظلوماً جھولاً کا مضمون آتا ہے قرآن کریم میں کہ آنحضرت ﷺ اپنے نفس پر بے انتہا ظلم کرنے والے اور اس بات سے بے پرواہ تھے کہ اس ظلم کے نتیجہ میں آپ کو کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی۔ یہی مراد ہے۔ پس اللہ آپ پہ شفقت فرماتا تھا اور بعض ایسی آیات ملتی ہیں کہ جن سے پتہ چلتا ہے کہ تو اپنے نفس کو مشقت میں نہ ڈال۔ اے محمد! تو لوگوں کی خاطر کیوں اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال رہا ہے۔ پس اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب اپنے نفس پر شفقت نہیں فرماتے تھے تو اللہ آپ کے نفس پر شفقت فرماتا تھا۔

پھر فرماتے ہیں "اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا"۔

(ملفوظات جلد چہارم، صفحہ ۲۵۸،۲۵۹)

'فرشتے روزہ رکھتے' کا محاورہ جو ہے یہ بھی ایک محض ایسا محاورہ ہے جو لفظی طور پر نہیں سمجھنا چاہئے۔ اب فرشتوں نے کیا روزہ رکھنا ہے وہ تو کچھ بھی نہیں کھاتے، خدا سے جو نور اور انرجی پاتے ہیں، خدا تعالیٰ سے جو زندگی کی طاقت پاتے ہیں اسی سے زندہ ہیں۔ تو فرشتے روزہ رکھیں گے کا محاورہ جو ہے یہ محض تحریص کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ گویا تمہاری خاطر فرشتوں نے روزے رکھے۔ پس ایک روزہ تمہارا تو کوئی گیا تو گیا مگر درد دل کی بنا پر خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہیں دعائیں بھیجیں گے۔

اب اپنے تجربے کے متعلق بیان فرماتے ہیں "میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں"۔ (الحکم جلد ۵، نمبر ۳، صفحہ ۵۔ بتاریخ ۲۴/ جنوری ۱۹۰۱ء)۔ یہ مبارَک بھی دن ہیں اور مُبارِک بھی دن ہیں یعنی برکتیں دینے والے اور متبرک دن۔

"انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌلَّكُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے"۔ (البدر جلد ۱، نمبر ۷۔ بتاریخ ۱۲/ دسمبر ۱۹۰۲ء)۔ یعنی تمہیں روزہ رکھتے وقت تکلیف کیوں محسوس ہوتی ہے تمہیں پتہ ہونا چاہئے کہ اس میں تمہارے لئے بہت بھلائی مقدر ہے۔ وہ جسمانی بھی ہے اور روحانی بھی۔

"آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے"۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء۔ صفحہ ۲۰،۲۱)

یعنی صبح سے شام تک یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ روزہ کھلے گا تو کھائیں گے۔ بلکہ زور یہی دینا چاہئے کہ بھوک کے نتیجے میں جو نیکیاں نصیب ہوتی ہیں وہ نیکیاں زیادہ سے زیادہ حاصل ہوں۔

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں"۔ اب یہ ایک فرق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کر کے دکھایا ہے۔ میرے خیال میں دیگر علماء نے غالباً اس پر لب کشائی نہیں فرمائی یہ کہ نماز روزے سے افضل ہے۔

فرمایا "روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے، اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں"۔ (البدر جلد اوّل، نمبر ۱۰۔ بتاریخ ۸/ جون ۱۹۰۵ء)۔ اسی لئے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم ہے۔ روزہ تو سال میں ایک دفعہ ایک مہینہ آتا ہے اور کچھ زائد روزے بھی رکھ لیں بے شک تب بھی جو پانچ نمازیں اصلاح کرتی ہیں اور روزانہ صاف کرتی ہیں اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے اور رمضان میں بھی نمازیں نہ پڑھی جائیں تو پھر یہ خالی بھوک پیاس ہی رہ جاتی ہے۔

پھر فرمایا "خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذبّ اور دفع ہو، خواہ سیفی ہو، خواہ قلمی"۔ یعنی جہاد خواہ تلوار سے کرنا پڑے یا قلم سے کرنا پڑے۔ "یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی

ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے"۔

("البدر" جلد ششم. نمبر ۴۳. بتاریخ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور گناہ بخشے نہ گئے"۔ (الحکم ۲۹/ فروری ۱۹۰۸ء)

یہ دونوں امور ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے والدین بوڑھے اس کے سامنے موجود ہوں اور ان کی خدمت کا حق ادا نہ کرے۔ بعض بدنصیب لوگ اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کا حق ادا نہیں کرتے تو اس کے نتیجے میں یہ ایک ایسی محرومی ہے کہ گویا انہوں نے زندگی ضائع کر دی اور بخشے نہ گئے۔ دوسرے رمضان جب آتا ہے روزے گزر جائیں تو رمضان سے اتنا استفادہ ضروری ہے کہ انسان اس پہ بخشا جاسکے۔

بعض لوگ اپنے بوڑھے ماں باپ کو اپنے لئے باعث شرم بھی سمجھتے ہیں اس لئے کہ وہ پرانے زمانے کے لوگ ہیں اور اگر خدا نے دنیا میں مال و وجاہت دی ہو تو انسان سمجھتا ہے کہ اگر یہ پتہ لگ جائے لوگوں کو کہ یہ بڈھا پرانے زمانے کے کپڑوں میں ملبوس پرانی طرز کا آدمی یہ میرا باپ ہے تو مجھے شرمندگی ہوگی۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ باپ تمہارا ہے تمہیں دنیا کی غرض سے کیا غرض ہے۔ تمہیں ضرور چاہئے کہ اس کی خدمت کرو اور جنت کو حاصل کرو۔ ایک قصہ آتا ہے ایک بچے کا جو کسی کا پوتا تھا اس نے ایک جگہ پرانے کپڑے جمع کئے ہوئے تھے، بہت گندے چیتھڑے تو اس کے ابا نے کہا تم اتنے امیر آدمی کے بچے ہو اتنے پرانے چیتھڑے کیوں اکٹھے کئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا اس لئے کہ آپ اپنے ابا کو پرانے چیتھڑے دیتے ہیں تو یہ میں نے آپ کے لئے اکٹھے کئے ہیں جب میں بڑا ہو جاؤں گا تو میں آپ کو بھی یہ پرانے چیتھڑے دیا کروں گا۔ تو یہ ایک سبق آموز لطیفہ ہے، لطیفہ کیا ہے دردناک واقعہ ہے۔ واقعتاً ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اپنے باپ کو خواہ وہ کسی حالت میں ہو اس کا ادب سے سلوک کرے۔ قرآن کریم میں تو آیا ہے کہ ماں باپ اگر بوڑھے ہو جائیں تو ان کی کسی بات پر جس پہ طبعاً افسوس ہونا چاہئے اُف بھی نہیں کہنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخری اقتباس یہ ہے۔ آج خطبہ بے شک چھوٹا ہو گر طبیعت کی کچھ تھوڑی سی خرابی کی وجہ سے اگر چھوٹا بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ "صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں"۔

اب ملک دیکھا ہی نہیں تو کیا پتہ اس میں کیا ہے، کیا نقشہ ہے اس کا۔ تو گھر بیٹھے اس کے متعلق اصلاحی تجویزیں پیش کریں۔ ایک ہمارے وہاں قادیان میں ایک صاحب ہوا کرتے تھے کافی بڑبونگے اور ان کی عادت تھی گپیں مارنے کی، ایسی جگہیں جہاں کبھی بھی نہیں گئے وہاں کی باتیں وہ سنایا کرتے تھے۔ تو بچے ان کی اس عادت کی وجہ سے لطیفے کے طور پر ان کے پاس بیٹھ کے سنا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے انگلستان کا سفر اپنا شروع کیا کہ انگلستان میں اس طرح پھرا اور اس طرح پھرا۔ اور ان کا نام محمود تھا تو ایک موقع پر کوئین گزر رہی تھی تو کیلا کھا رہی تھی رستے میں، اس نے مجھے دیا کیلا کہ "لے محمود کیلا کھالے"۔ اس قسم کے لطیفے ان کے ہوتے تھے۔ تو نقشے کا جہاں تک تعلق ہے انہوں نے ایک دفعہ سفر شروع کیا تو اس زمانے میں چینل تو تھی مگر چینل کے نیچے گاڑی نہیں جاتی تھی۔ تو وہ گاڑی میں بیٹھے بیٹھے سیدھا فرانس پہنچ گئے۔ تو کسی نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر صاحب کہتے تھے ان کو۔ ڈاکٹر صاحب یہ آپ نے نقشہ کیوں بدل دیا ہے، یہ چینل رستے میں آتی ہے، گاڑی کس طرح اوپر سے گزر گئی تو انہوں نے کہا یہی تو تم لوگوں کی بیوقوفی ہے۔ ہندوستانیوں سے انگریزوں نے اپنے ملک کی چیزیں چھپائی ہوئی ہیں اور تمہارے ملک کے سارے راز معلوم کر لئے ہیں اسی لئے تم پر حکومت کرتے ہیں تو وہ حاضر جواب بھی بڑے تھے اور اس قسم کے لطیفے ہوتے رہتے تھے ان کے، مگر دخل وہاں دیا جس ملک کی سیر نہیں کی۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں، دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کو نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو تقویت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیض یاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں"۔ (تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰،۲۱)

چٹیالہ ویسٹ گوداوری (اے پی) کی تاریخی عید

بفضلہ تعالیٰ امسال چٹیالہ میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں احباب و مستورات نے عبادات کا خصوصی اہتمام کیا عید سے دو دن قبل مسجد کو اچھی طرح صاف کر کے سجایا گیا۔ ۱۰ بجے نماز عید ادا کی گئی۔ نماز کے بعد تمام احباب کو کھانا کھلایا گیا اور ایک دوسرے کے گھر جا کر عید مبارک دی گئی سب نے ایک دوسرے سے مل کر خوشی کا اظہار کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ تقسیم وطن کے بعد اب تک ۵۰ سالوں میں کبھی ایسی عید نہیں منائی گئی کہ تمام گاؤں کے مسلمان حضرات ایک ساتھ جمع ہوئے ہوں۔ رمضان اور عید کے پروگراموں میں یوں تو سب نے ہی خاکسار کے ساتھ تعاون دیا خاص طور پر مکرم مقتوم شیخ صاحب۔ مکرم شیخ سید باجی صاحب۔ مکرمہ محبوب جانی صاحبہ۔ مکرم آشا بانو صاحبہ۔ مکرمہ سنجیدہ انجم صاحبہ۔ عزیز ذاکر حسین صاحب۔ ریاض احمد صاحب۔ محبوب عالم صاحب شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس جماعت میں خاکسار کی تقرری صرف دو ماہ پہلے ہوئی تھی اور یہاں کے لوگ اسلامی تعلیمات اور عقائد سے بالکل ناواقف تھے۔ قرآن مجید پڑھنا تو دور کی بات ہے لوگ الف ب بھی نہیں جانتے تھے اب بفضلہ تعالیٰ ۶ بچے قرآن مجید ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ خاکسار نے دُعاؤں کے ساتھ کام شروع کیا حضور انور کو بھی دُعا کیلئے خط لکھا۔ قادیان کے جلسہ سالانہ پر۔ یہاں سے ۱۰ آدمی تشریف لے گئے وہاں سے واپس آکر خود ایک مثال بن گئے ہیں۔ (چوہدری ارشاد احمد خادم سلسلہ)

جماعت احمدیہ کلکتہ کے رمضان المبارک میں شب و روز

مکرم ایاز احمد صاحب بھٹی سکریٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک میں عبادات، نوافل، نماز تراویح کے علاوہ تہجد با جماعت کی بھی توفیق ملی ماہ رمضان المبارک میں ۸ تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے جن میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے علاوہ مالی تحریک چندہ جات صدقۃ الفطر، ادائیگی زکوٰۃ میں احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جماعتی نظام کے تحت غرباء اور مساکین میں رقوم تقسیم کی گئیں۔ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، ناصرات اور اطفال نے بھرپور حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے۔ اور بہتر اور احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائم مقام ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلانات دعا

اُڑیسہ کے درج ذیل احباب اعانت بدر ادا کرتے ہوئے۔ اپنی اور اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات اور صحت و تندرستی نیز بچوں کے روشن مستقبل کیلئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مکرم محمد اسحاب صاحب پنکال، مکرم فرزان علی خان صاحب پنکال، مکرم ناصر احمد صاحب پنکال، مکرم یاسین خان صاحب پنکال، مکرم عطاء الرحمٰن صاحب پنکال، مکرم ضیاء الحق صاحب پنکال، مکرم نعیم الحق صاحب پنکال، مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ پنکال، مکرم مبارک خان صاحب پنکال، مکرم ایجابل خان صاحب پنکال، مکرم حنیف خان صاحب پنکال، مکرم عبد الرحیم خان صاحب پنکال، مکرم عبد الستار خان صاحب پنکال، مکرم زین العابدین صاحب پنکال، مکرم عزیز خان صاحب پنکال، مکرم شیخ جلال صاحب پنکال، مکرم آدم خان صاحب پنکال، مکرم غنی خان صاحب پنکال، مکرم نصیب خان صاحب پنکال، مکرم احسان خان صاحب پنکال، مکرم روشن خان صاحب پنکال، مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ پنکال، مکرم ثناء اللہ خان صاحب پنکال، مکرمہ حمیدہ بی بی صاحبہ پنکال، مکرم مجید خان صاحب پنکال، مکرم روشن خان صاحب پنکال، مکرم شیخ جسیم صاحب پنکال، مکرم فضل عمر محمود صاحب پنکال، ممبران خدام و انصار طاہر نگر، مکرم رسول خان صاحب طاہر نگر، مکرم مبین خان صاحب طاہر نگر، مکرم سلیم خان صاحب طاہر نگر، مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب طاہر نگر، مکرم سبھاش خان صاحب طاہر نگر، مکرم عباس خان صاحب طاہر نگر، مکرم سلیم خان صاحب

(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700087 Ph: 2497133

ESTD:1[illegible]

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

حضرت مصلح موعودؓ اور دعوت الی اللہ

﴿مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید قادیان﴾

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں
(کلام محمود)

خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ جس وجود کو دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث فرماتا ہے۔ اُسی کو اپنے اِذن سے داعی الی اللہ مقرر فرماتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کیلئے چنا۔ اور آپ سے وعدہ فرمایا ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔

یہ کام کن لوگوں کے ذریعہ سے انجام پائے گا۔ اُنہیں کون مقرر کرے گا۔ اِس کے بارہ میں۔ الہاماً آپ کو بتاتا ہے۔ ینصرك رجالٌ نوحی الیھم من السماء۔ کہ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کے ذریعہ آپ کی مدد فرمائے گا۔ جنہیں وہ آسمان سے وحی کے ذریعہ اِس خدمت کی توفیق دینا چاہے گا۔ ازاں جملہ اُس نے حضرت مصلح موعودؓ کے وجود کی بھی الہاماً خبر دی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ تو میں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ مسیحی نفس ہوگا۔ اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''..... آپ کے یہ الہامات۔ دعوت الی اللہ کا کام شروع ہونے سے پہلے کے ہیں۔ اِن کا سلسلہ (یعنی دعوت الی اللہ کا) حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش تک شروع نہیں ہوا۔ لیکن آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ کو خدا تعالیٰ نے پاک نفوس کی بیعت لینے کا ارشاد فرمایا۔ گویا اپنے فعل سے خود ظاہر فرمادیا کہ اِس ''مصلح موعودؓ'' کا زمین کے کناروں تک تبلیغ سے اتنا تعلق ہوگا کہ جس کی احسن طور پر توفیق پاکر یہ وجود۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اِس سے برکت پائیں گی۔ یعنی خدا تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ جو تبلیغ کا کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اِس کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوگی۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء اِسے دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خیر و خوبی سے تخم ریزی کی تکمیل فرمائی۔ آپ کے بعد حضرت خلیفہ اوّلؓ نے وہی کام جو مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا تھا۔ اُسے اپنے دورِ خلافت میں آپ کی نیابت میں احسن طور پر انجام دیا اور آئندہ کیلئے وصیت فرمائی کہ آپ کا جانشین کیسا ہونا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے (خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اُن پر ہوں۔ وہی باتیں وصیت میں پیش کی ہیں۔ جو اس آیت (یتلوا علیھم اٰیٰتِہٖ ویُزکّیھم ویعلّمھم الکتٰب والحکمۃ) میں خدا تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔ گویا اُن کی وصیت اِس آیت کا ترجمہ ہے۔

بچپن سے ہی میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے اور تبلیغ سے ایسا اُنس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں ایسی دُعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام بھی ہو۔ میرے ہی ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ غرض اِسی جوش اور خواہش کی بناء پر میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ میرے ہاتھ سے تبلیغ اسلام کا کام ہو اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے میری دُعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔..... اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ سے ہوگی۔ اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا۔ جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔ کیونکہ آپ لوگ جو کام کریں گے۔ وہ میرا ہی کام ہوگا''۔

میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر ایک زبان کے سیکھنے والے ہوں اور پھر جاننے والے ہوں۔ تاکہ ہم ہر ایک زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کرسکیں۔ غرض میں تمام زبانوں اور تمام قوموں میں تبلیغ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا کوئی قصبہ یا گاؤں باقی نہ رہے۔ جہاں ہماری تبلیغ نہ ہو ایک بھی بستی باقی نہ رہ جائے جہاں ہمارے مبلغ پہنچکر خدا تعالیٰ کے اِس سلسلہ کا پیغام نہ پہنچادیں۔ آپ کی اوّلیات میں سے ہے کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی زندگی میں ہی جماعت میں مخفی فتنہ کی شرارتوں کو بھانپ لیا اور اِس کے سدباب کیلئے مجلس انصار اللہ کے قیام کی ہی حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے منظوری حاصل فرماکر۔ تبلیغ و تربیت باہمی ربط اتحاد و محبت کی غرض سے اِسے منظم کیا۔ اور جماعت میں تبلیغ و تربیت کے کام کا خاص جوش و ولولہ پیدا کیا۔ پھر آپ کی خلافت کے آغاز میں یہ سازشی عنصر جو جماعت میں مخفی ریشہ دوانی کررہا تھا منظر عام پر آگیا۔ اِن لوگوں کا ابتداء میں دعویٰ تھا کہ جماعت کا معتدبہ حصہ ان کے ساتھ ہے۔ لیکن خلافتِ حقہ ثانیہ کے قیام کے ساتھ ہی حضور نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ان کا مقابلہ کیا اور ملک بھر میں انتہائی جدو جہد تبلیغ و تربیت اور دُعاؤں کا مجاہدہ جماعت نے آپ کی قیادت میں کیا۔ جس کے نتیجے میں طولانی رسہ کشی اور چپہ چپہ۔ بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ

تبعین خلافت نے جدو جہد اور خدا تعالیٰ نے خلافت ثانیہ کے جھنڈے کے نیچے پچانوے فیصد سے زیادہ افراد کو جمع کردیا۔ اور خلافت ثانیہ کی یہ فتح برہانِ قاطع ثابت ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ انہیں ایام میں آپ کو دائمی غلبہ کی خدا تعالیٰ نے بشارتیں دیں کہ آپ کے ماننے والے۔ منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ غرضیکہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور بادلوں اور بجلی کی کڑک کے ساتھ بارش سے ہوا تھا۔ آپ کے حسن و احسان میں نظیر دوسرے خلیفہ کی خلافت کا آغاز بعینہٖ اُسی طرح عمل میں آیا۔ عالمی تبلیغ و تربیت کا کام متقاضی تھا کہ مرکز سلسلہ میں ایک زبردست اور بیحد فعال نظام سلسلہ کا قیام عمل میں آئے۔ آپ کو بچپن میں خدا تعالیٰ نے بشارت دی تھی کہ جماعت آپ کے نام پر چندے بھجوایا کرے گی۔ یہ خوش خبری آپ کی خلافت کے قیام سے پوری ہوئی۔ تبلیغ و تربیت کے کام تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے انجام دے رہے تھے۔ لیکن خلیفہ مقرر ہونے کے بعد تو ساری ذمہ داری خود بخود آپ پر عائد ہوگئی۔ ۱۹۱۴ء میں آپ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اُسی سال دنیا میں جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق روس میں انقلاب برپا ہوا۔ اور زار روس کی حالت باحال زار کے طور پر دیکھنے میں آئی۔ حضور نے ۱۹۱۵ء میں قرآن مجید کے پہلے پارے کی اُردو۔ انگریزی تفسیر لکھ کر یورپ کے عالمی مستشرقین کے حلقہ میں ہلچل پیدا کردی۔ عیسائی رسالہ مسلم ورلڈ نے اِس تفسیر پر ریویو کرتے ہوئے لکھا کہ احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ اِس بات کا اندازہ کرنے میں مدد دے سکتا ہے کہ مذاہب کی جنگ میں اسلام اور مسیحیت میں سے کون غالب آئے گا۔

لنڈن مشن جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے دورِ خلافت میں قائم ہوا تھا۔ اُس میں تبلیغی کام کیلئے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کو اپنی قائم کردہ انجمن انصار اللہ کے چندہ سے بھجوانے کا انتظام حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔ جو آپ کے دورِ خلافت میں اِس مشن کو احسن طور پر چلانے میں کامیاب ہوئے۔ ۱۹۱۵ء میں آپ نے جزیرہ ماریشس میں بھجوانے کیلئے حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے کو منتخب فرمایا۔ جو صحابی اور پرانے مخلصین میں سے تھے انگریزی میں گریجویٹ۔ حافظ قرآن اور عربی علوم کے ماہر تھے۔ موصوف براستہ سیلون۔ ماریشس پہنچے۔ اور اِس طرح اُن کے ذریعہ سیلون اور ماریشس دو ممالک میں دو مشنوں کا آغاز ہوا۔ ۱۹۱۷ء میں ہندوستان کے دروازہ یعنی بمبئی جو ہندوستان کا دروازہ ہے۔ اِس کی ناکہ بندی کیلئے حضرت مصلح موعودؓ نے خصوصی وفد بھجوایا جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضلؓ شامل تھے۔ اُس وقت سے گیٹ آف انڈیا کی ناکہ بندی کا سلسلہ بدستور کام کررہا ہے اس مقام پر کئی جلیل القدر صحابہ بفضلہٖ اس فریضہ کی سرانجام دہی کی توفیق پا چکے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ۔ بعض کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔ یہ کام اب تک بدستور جاری ہے۔ جنگ عظیم کے بعد حالات سازگار ہوتے ہی ۱۹۱۹ء میں امریکہ میں تبلیغی مشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس مشن کے لئے سلسلہ کے قدیم بزرگ کہنہ مشق مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو چنا گیا۔ جنہوں نے ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۳ء تک کام کیا اور بفضلہٖ اب تک یہ مشن کامیابی سے اپنا کام سرانجام دے رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اسود و احمر کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ یعنی دنیا کی ساری اقوام خواہ وہ کسی رنگ اور نسل سے ہوں میرے پیغام کی مخاطب ہیں۔ حضور نے ۱۹۲۱ء میں افریقہ کی طرف توجہ فرمائی۔ اِس علاقہ میں حضور نے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ کو مبلغ بناکر بھجوایا۔ نیر صاحبؓ پہلے انگلستان میں دو سال کام کرچکے تھے۔ انگلستان سے مغربی افریقہ میں آنے کے بعد خدا تعالیٰ نے انہیں بہت جلد بہت بڑی کامیابی سے نوازا۔ اور اب تو بفضلہٖ اس علاقہ میں متعدد مقامات پر بڑے بڑے مشن کامیابی سے فریضہ تبلیغ ادا کررہے ہیں اللّٰھم زد فزدو بارک۔

صوبہ یوپی میں ارتداد کی زبردست رَو اور جماعت احمدیہ کی والہانہ جدوجہد

یوپی کے اضلاع آگرہ۔ ایٹہ۔ مین پور۔ علی گڑھ۔ ملحقہ ریاست ہائے بھرت پور۔ الور جو مسلمانوں میں سے راجپوت طبقہ کے لوگوں کا وطن ہے۔ یہ لوگ اسلام کے عروج کے زمانہ میں اسلام میں داخل ہوئے۔ مگر تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کے باعث ہندو رسوم سے بدستور متاثر رہے۔ یہ ملکانہ راجپوت کہلاتے ہیں۔ ہندوؤں کے فرقہ آریہ کی نظریں ان پر پڑی جو جمہور ہندوؤں کے خلاف شدھی کا قائل ہے اور دوسری اقوام کو اپنے مذہب میں جذب کرنے کا قائل ہے۔ ۲۳-۱۹۲۲ء میں یہ شدھی کی رَو چل پڑی۔ جب جماعت احمدیہ کو اِس کا علم ہوا تو حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے ذی علم طبقہ کو اِس فتنہ کے سدباب کیلئے حرکت میں لاکر اِس ہم میں آنریری خدمت کے طور پر گورنمنٹ

کے ملازم-روٴسا-وکلاء-ڈاکٹر-تاجر-زمیندار-صناع-پیشہ ور مزدور-اُستاد-طالب علم و عربی دان-انگریزی خواں-غرض ساری جماعت کے مخلصین کو منظم رنگ میں ایک آزمودہ کار مبلغ کی قیادت میں میدان عمل میں جھونک دیا۔ خدائی تائید و نصرت سے ہندو واعظ دیکھتے دیکھتے مقابلہ ترک کر کے میدان خالی کر گئے۔ غرض یہ قلیل ترین عرصہ میں جماعت احمدیہ کی ایسی تبلیغی مہم تھی کہ اِس سنہری کارنامے کو نہ صرف مسلمانوں کے ذی شعور طبقہ نے قدر کی نگاہ سے دیکھا بلکہ سلسلہ کے دشمنوں نے بھی اعتراف کیا کہ "اپنے مَت کے پرچار کیلئے جماعت احمدیہ کے مبلغین کا جوش اور ایثار قابلِ تعریف ہے۔

(جیون تت ۲۴ اپریل ۱۹۲۳)

اچھوت اقوام میں تبلیغ

تحریک شدھی کے مقابلہ کے ایام میں یہ طبقہ بھی زیر تبلیغ آیا۔ اور اِن میں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کے نتیجے میں-مذہبی سکھ-بالمیکی اور دوسرے اچھوت اسلام اور احمدیت میں داخل ہوئے۔ ۱۹۲۴ء میں انگلستان کی مشہور عالم نمائش میں انگریز معززین کی تجویز کے مطابق برٹش ایمپائر میں تمام مذاہب کی ایک کانفرنس کا انتظام ہوا۔ جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک وفد کے ساتھ شرکت فرمائی اِس سفر کے راستہ میں مصر-شام و فلسطین سے گذرتے ہوئے تبلیغی مراکز کے قیام کا جائزہ بھی آپ کے مدّنظر تھا۔ چنانچہ دمشق کے ایک مشہور ادیب نے حضور سے ملاقات کے موقعہ پر اپنے عربی دانی کے زعم میں یہ کہہ ڈالا کہ ہندی خواہ کیسا ہی عالم ہو۔ ہم سے زیادہ قرآن و حدیث سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اِس لئے آپ یہ اُمید نہ رکھیں کہ ان علاقوں میں کوئی شخص آپ کے خیالات سے متاثر ہوگا۔ یہ گفتگو سن کر آپ نے اِس خیال کی تردید فرمائی اور ساتھ ہی تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ مبلغ تو ہم نے آہستہ آہستہ ساری دنیا میں بھیجنے ہیں۔ مگر اب ہندوستان واپس جاتے ہوئے میرا پہلا کام یہ ہوگا کہ آپ کے ملک میں مبلغ روانہ کروں۔ اور دیکھوں کہ خدائی جھنڈے کے علمبرداروں کے سامنے آپ کا کیا دم خم ہے۔ چنانچہ آپ نے ولایت سے واپسی پر فوراً دمشق میں دارالتبلیغ قائم کر دیا اِن علاقوں میں بفضلہٖ احمدی پائے جاتے ہیں جو ترقی کر رہے ہیں۔ ولایت میں ویمبلے کانفرنس میں جہاں تمام مذاہب کے وکلاء شریک تھے آپ کا لیکچر جو بعد میں احمدیت اور حقیقی اسلام کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے اِس کانفرنس میں حضرت مصلح موعودؓ کا یہ مضمون سب سے نمایاں رہا اور یہ بات برملا تسلیم کی گئی کہ اِس کانفرنس کی کامیابی میں سب سے بڑا دخل حضرت مصلح موعودؓ اور آپ کی جماعت کا ہے۔ آپ کا یہ لیکچر جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ اِس کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کو ایک رؤیا کے ذریعہ بشارت دی گئی جو خلافت رابعہ کے دور میں جلالت شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اور پورے جہاں میں تبلیغ اور اشاعت اسلام کا فریضہ بفضلہٖ سرانجام دیا جا رہا ہے۔ حضور نے اِس سفر ولایت کے دوران مسجد فضل لنڈن کا سنگ بنیاد رکھا۔ اِس کے سنگ بنیاد اور اِس کے افتتاح کی تقاریب نے سرزمین انگلستان میں ایسی تبلیغ کا کام دیا جو اور کسی صورت میں بدرجہا مشکل امر تھا۔ مگر اس میں سراسر خدائی تائید و نصرت کا ہاتھ کارفرما تھا۔ ۱۹۲۵ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک اور اہم مشن سماٹرا جاوا قائم کیا گیا اور مشرقی علاقہ کی ناکہ بندی کا آغاز ہوگیا۔ اُس دور میں ہندوستان کے حالات کے پیش نظر حضرت مصلح موعودؓ نے سیرت پیشوایان مذاہب اور سیرت النبیؐ کے جلسوں کے ملک بھر میں انعقاد کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد اور اُن کے ایک مشترکہ پلیٹ فارم کی تجویز فرمائی۔ ایسے اجتماعی پروگراموں سے ملک بھر میں تمام مذاہب کے پیشوایان کے متعلق آئے دن ہونے والی بدمزگیوں کی بجائے تمام اہل مذاہب میں پیار و محبت اور ایک دوسرے کے مذاہب کے احترام کی راہ ہموار ہوئی۔ ۱۹۲۸ء میں قادیان میں ریل کو لانے کے سب سے بڑے محرک و موید حضرت مصلح موعودؓ تھے۔ جس کے باعث تبلیغ میں سہولتیں پیدا ہوئیں فالحمدللہ۔ اسی دور میں ملکی حالات نے تقاضا کیا کہ اِس ملک کا ایک بہت پسماندہ علاقہ جہاں لوگوں کی زندگی یعنی اکثریت کی زندگی اسیران سے بدتر تھی اور اُن کے حقوق انسانیت دلانے اور اُن کی رستگاری کے کام کیلئے ملک کے نامور لیڈروں کی نگاہ حضرت مصلح موعودؓ پر پڑی۔ آپ نے خدمتِ انسانیت اور اسیران کی رستگاری کا فریضہ کمال دانائی اور جانفشانی سے سرانجام دینے کی مہم چلائی اور قوموں کی زندگی میں آنکھ جھپکنے کے عرصہ سے کم تر عرصہ میں اُن کیلئے آزادی کی فضا ہموار فرمائی۔ اِس ریاست اور حکومت انگریزی کو بھی آپ کی مساعی جلیلہ کے سامنے جھکنا پڑا۔ اِس کے نتیجے میں اہل کشمیر کو اسمبلی ملی۔ حکومت میں حصہ ملا۔ پریس کی آزادی ملی۔ مسلمانوں کو ملازمت میں برابر کے حقوق ملے۔ فصلوں پر قبضہ ملا۔ تعلیم میں سہولتیں ملیں۔ اِس دور میں آپ کے اِس سنہری کارنامے کی جلن میں مسلمانوں کے ایک گروہ نے احرار پارٹی کے نام پر جماعت کے خلاف محاذ آرائی شروع کی اور برملا اپنے مسلک کے موید ارباب حکومت کے سامنے اظہار کیا کہ ہم احمدیت کے ساتھ تباہ کن جنگ لڑیں گے۔ وہی جنگ جو حق و باطل میں ہوتی چلی آئی ہے۔ جس میں حق کی فتح کی بشارت قرآن مجید میں کتب اللہ لاغلبنّ انا ورسلی میں موجود ہے۔ چنانچہ یہ فتنہ احرار دیکھتے دیکھتے اپنی انتہا کو پہنچا۔ خداتعالیٰ کے مقدس خلیفہ ثانیؓ نے خداتعالیٰ سے بشارت پا کر انہیں کھول کر سنا دیا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھتا ہوں۔ یہ پیشگوئی آب و تاب سے پوری ہوئی اور حضرت مصلح موعودؓ نے اِس موقعہ پر ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ کے سامنے آسمانی تحریک رکھی۔ جس کا نام تحریک جدید ہے یہ تحریک دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے سلسلہ میں انہیں تربیت دیکر صحابہؓ کے قریب سے قریب تر لانے والی تحریک تھی جس کا مقصد حضور کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ فرماتے ہیں "تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے۔ ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"۔ (الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

چنانچہ ایک طرف تعلیم و تربیت کی زبردست سکیم جماعت میں جاری ہوگئی۔ سادگی کفایت شعاری اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت راسخ ہوئی اور دیکھتے دیکھتے غریب جماعت نے اپنے ایثار و قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ جس کے نتیجے میں بیرون ہند تبلیغ احمدیت کا عالمگیر نوعیت کا کام پوری سرعت سے انجام پانے لگا اور پیغام احمدیت کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا یہ کام ۱۹۳۴ء سے شروع ہوگیا۔ درمیان میں ۳۹ء تا ۴۵ء دوسری جنگ عظیم کا زمانہ بھی اچھی خاصی مشکلات کا دور تھا۔ مگر تحریک جدید نے اِسے جماعت کے لئے سہل ترین بنا دیا فالحمدللہ۔ حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کا ہر لمحہ بصورت اپنے فرائض کی بجا آوری میں مصروف عمل رہا۔ جو الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ وہ جلد جلد بڑھے گا"۔ آپ نے سنگاپور ہانگ کانگ جاپان میں ۳۵ء میں تبلیغی مشن کھولنے کا انتظام فرمایا۔ اِس کے بعد سپین - ہنگری-البانیہ- یوگوسلاویہ- ارجنٹائنا جنوبی امریکہ میں ۳۶ء میں مشن کھلوائے۔ اٹلی اور پولینڈ میں ۳۷ء میں مشن کھولے گئے۔ مشنوں کی یہ تعداد آپ کی زندگی کے آخری سانس تک جاری رہی اور ساٹھ کے قریب ممالک میں آپ کے شاگردوں نے احمدیت اور حقیقی اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کی توفیق پائی۔ اور یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اس قدر وسیع تبلیغی مراکز کے کارناموں کی تفصیل کا یہ مختصر مضمون کسی صورت میں متحمل نہیں ہو سکتا۔ حسب گنجائش چند سطور پر ہی اکتفا ہے۔

علاوہ ازیں آپ کے ذریعہ بادشاہوں اور حکمرانوں کو بھی احمدیت کی تبلیغ پہنچی۔ جو تحفہ شہزادہ ویلز- تحفہ لارڈ اردن- دعوت الامیر- تحفۃ الملوک کے عناوین سے شائع ہو کر کتابی شکل میں ان علاقوں کے حکمرانوں اور لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کا موجب بنیں۔ آپ نے جماعتی تنظیم میں مزید استحکام کیلئے ذیلی تنظیموں کا نظام بھی جاری فرمایا۔ جو ساری جماعت کیلئے ایک وسیع ترین خاندان کی صورت میں نظام ہے جو اس سلسلہ کو مستحکم سے مستحکم تر کرنے اور جماعت کو ہمیشہ فعال و بیدار رکھنے کا موجب ہے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں علماء کو تیار کرنے والے مدارس اور درسگاہیں قائم فرمائیں اور قرآن مجید کا شرف و مرتبہ عیاں کرنے والا ایسا لٹریچر تیار فرمایا جو اِس زمانے کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے بیحد ضروری تھا۔ آپ نے قرآن مجید کے حقائق و معارف کو اپنی معرکۃ الآراء تفسیر کبیر- تفسیر صغیر اور زندگی بھر کے قرآن مجید کے درسوں کے نوٹس کی شکل میں محفوظ فرما دیا ہے۔ اِن کتب کی فہرست بہت طویل ہے یہ ایک بحر بیکراں ہے جس کو سنبھالنے اور محفوظ کرنے کیلئے بھی غیر محدود خزانوں کی ضرورت ہے۔ جو خداتعالیٰ مہیا فرما رہا ہے۔ فالحمدللہ۔ دنیا کے بڑے بڑے ممالک اور شہروں میں مراکز تبلیغ کھولنے کے علاوہ آپ نے دوسری جنگ کے اختتام سے ہی ہندوستان کی دیہاتی آبادی جو لاکھوں دیہاتوں پر مشتمل ہے کو پیغام حق پہنچانے کیلئے پہلے دیہاتی مبلغین کلاسز- وقف عارضی وغیرہ تحریکیں جاری فرمائیں۔ مگر ۵۶ء میں آپ نے اِس عظیم کام کیلئے وقف جدید کی تحریک فرمائی۔ تاکہ اسود و احمر کو خدائی پیغام پہنچانے کا کام تکمیل پا سکے۔ یہ کام اپنی زندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمایا تھا۔ جن کی نگرانی میں بہت خوشکن نتائج برآمد ہوئے۔ پہلے یہ برصغیر تک محدود تھا اور اب اِسے ہمارے موجودہ امام نے تمام ممالک کیلئے عام کر دیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے تبلیغی کاموں کو صرف نمونہ مشتے از خروارے پیش کر سکا ہوں۔ اِس کے تفصیلی اظہار کیلئے ہزاروں صفحات بھی ناکافی ہوں گے۔

☆ ☆ ☆

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
BANI ®
موٹر کاروں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے مسلمانوں کی خدمات

مولانا محمد حمید کوثر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن مجید اور احادیث کے مطالعہ سے اس حقیقت کا علم ہوتا ہے کہ سیدنا محمد المصطفی ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیاء ورسول و مرسلین آئے وہ ایک محدود قوم یا علاقہ یا زمانہ کیلئے آئے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بناکر بھیجا جیساکہ فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلاَّ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء۲۸)

نیز تمام بنی نوع انسان کیلئے بھیجا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (الاعراف۱۶۰)

یعنی تو کہہ دے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بناکر بھیجا گیا ہوں

اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام (۱۸۳۵۔ ۱۹۰۸ء) کو احیاء اسلام اور شریعت محمدیہ کے قیام کیلئے بھجوایا اور آپ کی بعثت کے ذریعہ سورہ جمعہ میں مذکور پیشگوئی پوری ہوئی۔ اب لازمی بات ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کرام کا فیض ورحمت بھی کسی خاص قوم یا مذہب یا ملک یا طبقہ یا علاقہ تک مخصوص و محدود نہ تھا بلکہ دنیا کی تمام اقوام و شعوب ان سے فیض یاب ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ انہی خلفاء کرام میں سے سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ (۱۸۸۹۔ ۱۹۶۵) کا وجود پاک تھا۔ آپ سے دنیا کی قوموں کی اسیریاں و غلامیاں اپنے انجام کو پہنچیں اور اُن کی زندگیوں کا دور جدید شروع ہوا۔ انہوں نے بھی آپ کی طرف سے تقسیم ہونے والی رحمتوں سے کسی نہ کسی رنگ میں وافر حصہ پایا۔ آج اس مختصر مضمون میں ایک مخصوص باب کا ذکر مقصود ہے اور حضورؓ کی اُن خدمات میں سے چند کا ذکر مقصود ہے جو آپ نے خاص طور پر مسلمانوں کی کیں۔

جیساکہ لفظ المصلح الموعود سے ظاہر ہے کہ ایسا اصلاح کرنے والا انسان جس کا وعدہ دیا گیا تھا قدیم صحیفوں اور قرآن مجید اور احادیث و بزرگانِ امت کی پیشگوئیوں میں جہاں مسیح و مہدی کی بعثت کا ذکر ملتا ہے وہاں ساتھ ہی آپ کے بیٹے "المصلح الموعود" کا ذکر بھی کسی نہ کسی شکل و مفہوم میں ملتا ہے۔ اور تاریخ احمدیت سے یہ بات واضح و ثابت ہے کہ سیدنا المصلح الموعود نے جس طرح بنی نوع انسان کی اصلاح فرمائی اور اُن کی اصلاح کی لئے جو بنیادیں قائم کیں اور جو اصول و قواعد مرتب فرمائے۔ اور جماعت احمدیہ کے ہر طبقہ کی جس طرح اصلاح و تربیت فرمائی وہ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کی اصلاح کیلئے ضروری ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے مسلمانوں کی کس طرح اور کس رنگ میں خدمت فرمائی اس کی ابتداء ہم برصغیر کے ایک حساس خطہ کے واسیوں سے کرتے ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ۱۸۴۶ء میں انگریزوں نے ڈوگرہ خاندان کے مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہاتھ کشمیر کو پچھتر لاکھ کے عوض فروخت کردیا۔ اس کے بعد وہاں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ جس کے نتیجہ میں مسلمان بدترین مظالم کا پہلا نشانہ بنے زندگی کی ادنی اور معمولی خوشیوں اور مسرتوں سے بھی یکسر محروم کر دیئے گئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ جولائی ۱۹۱۹ء میں پہلی بار کشمیر تشریف لے گئے۔ اس سفر میں ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس نے آپ کے دل میں اہل کشمیر کی دردناک اور قابل رحم حالت کا نقش ایسا گہرا جمادیا جسے آپ فراموش نہ کرسکے۔ آپ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"۱۹۰۹ء میں میں کشمیر گیا تو ایک مقام سے چلتے وقت میں نے تحصیلدار سے کہا کہ ہمارے لئے کسی مزدور کا انتظام کردیا جائے اس نے رستہ میں سے ایک شخص کو پکڑ کر ہمارے پاس بھیج دیا کہ اس کے سر پر اسباب رکھوادیں۔ ہم نے اسے سامان دے دیا مگر ہم نے دیکھا کہ وہ راستہ میں بار بار ہائے ہائے کرتا ہے۔ آخر ایک جگہ پہنچ کر اس نے تھک کر ٹرنک نیچے رکھ دیا میں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو مجھے بڑا تعجب ہوا اور میں نے اس سے کہا کہ کشمیری تو بہت بوجھ اٹھانے والے ہوتے ہیں تم سے یہ معمولی ٹرنک بھی نہیں اٹھایا جاتا وہ کہنے لگا میں مزدور نہیں ہوں میں تو زمیندار ہوں۔ اپنے گاؤں کا معزز شخص ہوں۔ اور دولہا ہوں جو برات میں جارہا تھا کہ مجھے راستہ میں تحصیلدار نے پکڑ لیا اور اسباب اٹھانے کیلئے آپ کے پاس بھیج دیا۔ میں نے اسی وقت اُسے چھوڑدیا کہ تم جاؤ ہم کوئی اور انتظام کرلیں گے"۔

(تاریخ احمدیت پنجم صفحہ ۹۳)

چنانچہ اس کے کچھ عرصہ بعد سیدنا المصلح الموعودؓ نے کشمیر کے مسلمانوں کو ان کے مسلوب انسانی حقوق دلوانے کی ان تھک کوششیں شروع کردیں۔ آپ نے متفرق مسلمان لیڈروں کے نام تاریں بھجوائیں خطوط لکھوائے کہ ہمیں اس بارے میں کشمیریوں کی امداد کیلئے کچھ اقدام کرنا چاہئے ان لیڈروں میں ہندوستان کے مشہور شاعر اور فلسفی ڈاکٹر سر محمد اقبال اور دہلی کے نامور سجادہ نشین خواجہ حسن نظامی صاحب اور دوسرے مسلمان لیڈر شامل تھے۔ چنانچہ تجویز ہوئی کہ شملہ میں ایک میٹنگ کرکے غور کیا جائے کہ کیا کرنا مناسب ہوگا۔ اس میٹنگ کیلئے ۲۵ اگست ۱۹۳۱ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔ جب حضرت المصلح الموعودؓ شملہ تشریف فرما ہوئے اور مجوزہ میٹنگ ہوئی تو آپ نے مسلمان لیڈروں کو بہت پژمردہ اور مایوس پایا اور اکثر لوگوں کی زبان سے یہی فقرہ سنا کہ حالات بہت خراب ہیں اور کچھ ہوتا نظر نہیں آتا۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے زور دینے پر کہ بہرحال کچھ کرنا چاہئے ان اصحاب نے اپنے گلے سے بوجھ اتارنے کیلئے کہہ دیا کہ اچھا اگر آپ کو کچھ امید ہے تو ایک کمیٹی بنادی جائے اور آپ اس کے صدر بن جائیں اور پھر اس معاملہ میں جو کچھ ہوسکتا ہو وہ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا صدر بننا مناسب نہیں کیونکہ یہ سب مسلمانوں کا مسئلہ ہے میرے آگے ہونے سے خواہ مخواہ بعض حلقوں میں فرقہ وارانہ سوال پیدا ہو جائے گا اور کام کو نقصان پہنچے گا۔ اسلئے کوئی اور صاحب صدر بنیں اور میں ان کے ساتھ کام کرنے کیلئے تیار ہوں۔ مگر چونکہ مسلمان لیڈر بالکل مایوس ہورہے تھے ان میں سے ہر شخص نے صدر بننے سے انکار کیا اور آپ کو کمیٹی کا صدر بنادیا گیا۔

چونکہ حضرت المصلح الموعودؓ سے خدا تعالیٰ نے اسیروں کی رستگاری کا کام لینا تھا اس لئے آپ کی طرف سے کام میں ہاتھ پڑتے ہی دن بدن حیرت انگیز تغیرات ہونے **لگے اور خدا نے** آپ کو ہر قدم پر ایسی معجزانہ کامیابی **عطا فرمائی کہ** چند ماہ کے قلیل عرصہ میں ہی ریاست **میں تبدیلی** کے آثار نمایاں ہونے لگے کشمیر کے دبے ہوئے لوگ جو ایک مردہ کی طرح قبروں میں پڑے تھے صور اسرافیل کے پھونکے جانے کی طرح سے قبروں سے باہر نکلنے لگے اور اس وسیع ریاست کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک زندگی کی لہر دوڑ گئی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت المصلح الموعود کے چھوٹے بھائی تھے اُن دنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ان ایام میں حالات نے اس قدر جلدی جلدی پلٹا کھایا کہ جیسے ایک تیز رو فلم کی تصویریں سنیما کے پردے پر دوڑتی ہیں اور خود حضرت المصلح الموعودؓ کا یہ حال تھا اور یہ میں اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کرتا ہوں کہ میں اکثر موقعوں پر آپ کے ساتھ رہا کہ آپ اس عرصہ میں گویا ہر وقت پادر رکاب تھے۔ آج یہاں ہیں تو کل لاہور اور پرسوں دلی اور ترسوں وزیر آباد۔۔۔ غرض ایک مسلسل حرکت تھی جس میں مختلف لوگوں سے ملنا کشمیر سے آنے والے لیڈروں کی رپورٹ سننا اور ہدایات دینا کشمیر کمیٹی کے جلسے کروانا پریس میں رپورٹیں بھجوانا۔ ریاست اور گورنمنٹ کے افسروں سے ملاقات کرنا کرانا ہر قسم کا کام شامل تھا"۔

نتیجہ یہ ہوا کہ نہایت قلیل عرصہ کی محنت کے بعد نہ صرف ریاست نے بلکہ ایک طرح سے انگریزی حکومت نے اپنی شکست قبول کرلی۔ کشمیر کے باشندے آزادی کا سانس لینے لگے اہل کشمیر کو اسمبلی ملی حکومت میں حصہ ملا۔ پریس کی آزادی ملی۔ مسلمانوں کو ملازمتوں میں برابر کے حقوق ملے۔ فصلوں پر قبضہ ملا۔ اور تعلیم میں سہولتیں ملیں۔ اور جو بات نہیں ملی اس کے ملنے کیلئے راہیں ہموار ہونی شروع ہوگئیں۔

حضرت المصلح الموعودؓ کی طرف سے مسلمانوں کی خدمت کا دوسرا واقعہ جو خاکسار نے اس مضمون میں ذکر کرنے کیلئے منتخب کیا ہے اُس کا تعلق صوبہ یوپی سے ہے۔

قارئین کرام! یہ حقیقت اپنوں اور غیروں پر یکساں عیاں اور واضح ہے کہ اسلام ہر انسان کو اس بات کی آزادی دیتا ہے کہ وہ اپنی مرضی وارادہ سے جو مذہب یا دین یا مسلک چاہے اختیار کرے لیکن کسی دوسرے انسان یا طبقہ یا گروہ یا حکومت کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ کسی انسان کا مذہب زور زبردستی سے تبدیل کروائے چنانچہ قرآن مجید کا اس سلسلہ میں واضح ارشاد ہے' لااکراہ فی الدین"

(البقرة۲۵۷)

دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔

بیسویں صدی کے دوسرے اور تیسرے دھاکے میں ہندوستان کے بعض صوبوں میں اور خاص طور پر یوپی میں بعض غیر مسلموں کی طرف سے ایک تحریک چلائی گئی جو کہ شدھی کے نام سے معروف ہے اس تحریک کے ذریعہ جاہل اپنے دین سے ناواقف کمزور مسلمانوں کو اسلام سے ارتداد کی ترغیب و تحریص دلائی گئی۔ چنانچہ ہزاروں اس رو میں بہہ گئے اور بہتے چلے جارہے تھے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہتا تو شائد ہندوستان کے بعض صوبہ جات سے مسلمانوں کا صفایا ہوگیا ہوتا۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے ۷ مارچ ۱۹۲۳ء کو اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ فتنہ ارتداد کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنے کی غرض سے ہر قربانی کیلئے تیار ہوجائے اس کے بعد ۹ مارچ ۱۹۲۳ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائی کہ فتنہ ارتداد کے مٹانے کیلئے فی الحال ڈیڑھ سو احمدی سرفروشوں کی ضرورت ہے جو اپنے اور اپنے لواحقین کی معاش کا فکر کرکے میدان عمل میں آجائیں چنانچہ آپ نے فرمایا:

"اس اسکیم کے ماتحت کام کرنے والوں کو ہر ایک اپنا کام آپ کرنا ہوگا اگر کھانا آپ پکانا پڑے گا تو پکائیں گے اگر جنگل میں سونا پڑے تو سوئیں گے جو

محنت اور مشقت کو برداشت کرنے کیلئے تیار ہیں وہ آئیں۔ ان کو اپنی عزت اپنے خیالات قربان کرنے پڑیں گے ایسے لوگوں کی محنت باطل نہیں جائے گی ننگے پیروں چلیں گے جنگلوں میں سوئیں گے خدا اُن کی اس محنت کو جو اخلاص سے کی جائے گی ضائع نہیں کرے گا۔ اسی طرح جنگلوں میں ننگے پیروں پھرنے سے ان کے پاؤں میں جو سختی پیدا ہو جائے گی وہ حشر کے دن جب پل صراط سے گزرنا ہوگا ان کے کام آئے گی مرنے کے بعد ان کو جو مقام ملے گا وہ راحت و آرام کا مقام ہوگا۔ اور یہ وہ مقام ہوگا جہاں رہنے والے نہ بھوکے رہیں گے نہ پیاسے یہ چند دن کی بھوک اور یہ چند دن کی پیاس اس انعام کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔۔۔"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۲۳)

حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک طرف جماعت کو میدان جہاد میں آنے کی ہدایت و نصیحت فرمائی تو دوسری طرف مسلمانان ہند کو متحدہ کام کرنے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا:۔

جب تک ایک لمبی اور باقاعدہ جنگ نہ کی جائے گی (سعی اور تبلیغ کی نہ کہ تلوار کی) اس وقت تک ان علاقوں میں کامیابی کی امید رکھنا فضول ہے اس کام پر روپیہ بھی کثرت سے خرچ ہوگا غیر مسلم اپنی پرانی کوششوں کے باوجود دس لاکھ روپیہ کا مطالبہ کر رہے ہیں مسلمانوں کو نیا کام شروع کرنا ہے ان کے لئے بیس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے"۔

اس اعلان کے ساتھ ہی حضورؓ نے اپنی طرف سے پیشکش فرمائی کہ اگر دوسرے لوگ بقیہ رقم مہیا کرلیں تو ہم پچاس ہزار روپیہ یعنی کل رقم کا چالیسواں حصہ اس کام کیلئے جمع کریں گے...... علاوہ ازیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق کے ماتحت ہماری جماعت تیس آدمی تبلیغ کا کام کرنے کیلئے دے گی جن کے اخراجات وہ موعودہ رقم میں سے خود برداشت کریگی اور میں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اگر زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہوئی تو ہماری جماعت انشاء اللہ سینکڑوں تک ایسے آدمی مہیا کردے گی جو تبلیغ کا عمر بھر کا تجربہ رکھتے ہوں گے۔

حضور نے یہ دعوت دیتے ہوئے دوسری مسلمان کہلانے والی تمام جماعتوں (اہلحدیث۔ حنفی۔ شیعہ) کے سر برآوردہ اصحاب کو توجہ دلائی کہ وہ اس موقعہ کی نزاکت کو سمجھیں اور اسی نسبت سے اپنے لوگوں کی طرف سے مطلوبہ رقم فوراً اعلان کرکے ایک مقام پر جمع ہوں تا کام کی تفصیل اور انتظام پر غور کیا جائے اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنا وقت ضائع کرنے کا وقت نہیں کام کا وقت ہے۔

حضرت المصلح الموعودؓ کی اس دعوت اور فراخ دلانہ پیشکش پر اخبار ہمدم نے لکھا "جماعت احمدیہ کے جوش و ایثار کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف سے پچاس ہزار بلکہ اُس سے زیادہ روپیہ اس غرض یعنی انسداد ارتداد کیلئے فراہم ہو سکنے کا قریب قریب یقین و اعتماد ہے لیکن افسوس ہے کہ دیگر مسلمانوں سے ساڑھے انیس لاکھ تو کجا ایک لاکھ روپیہ بھی حالاتِ موجودہ میں چند ہفتہ کے اندر جمع ہو جانے کی قوی تو کیا معمولی امید بھی اُن طریقوں سے نہیں باندھ سکتے۔ (ہمدم ۱۸ مارچ ۱۹۲۳ء)

حضرت المصلح الموعودؓ کی انتھک اور غیر معمولی کوششوں اور مساعی جمیلہ کی برکت سے چند ماہ میں ہی ارتداد کی رو قطعی طور پر رک گئی نہ صرف ارتداد کا سلسلہ بند ہو گیا بلکہ جو لوگ پہلے مرتد ہو چکے تھے انہیں بھی آہستہ آہستہ اسلام میں لاکر حق کا جھنڈا بلند کیا گیا اکثر مقامات پر غیر مسلم واعظ و مذہبی راہنما مقابلہ ترک کرکے میدان خالی کر گئے اس طرح لاکھوں مسلمان ارتداد کے جہنم سے بچالئے گئے۔ حضرت المصلح الموعودؓ کی طرف سے مسلمانوں کی اس سے زیادہ اور کیا خدمت ہو سکتی تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر مسلمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔

۱۔ اخبار زمیندار لاہور ۸ اپریل ۱۹۲۳ء نے لکھا:۔

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص جس ایثار جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے"۔

۲۔ اخبار ہمدم لکھنو (۶ اپریل ۱۹۳۲ء) نے لکھا:۔

قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملہ میں بے حد قابل تحسین ہیں اور دوسری اسلامی جماعتوں کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

۳۔ اخبار وکیل (امرتسر) ۳ مئی ۱۹۲۳ء نے اپنے اداریہ میں لکھا:۔

"احمدی جماعت کا طرز عمل اس بات میں نہایت قابل تعریف ہے جو باوجود چھیڑ چھاڑ کے محض اس خیال سے کہ اسلام چشم زخم سے محفوظ رکھا جائے ان خانہ جنگیوں کے انسداد کی طرف خود مسلمانوں کے لیڈروں کو توجہ دلاتے ہیں اور ہر طرح کام کرنے کو تیار ہیں ہم علی وجہ البصیرت علان کرتے ہیں کہ قادیان کی احمدی جماعت بہترین کام کر رہی ہے۔

۴۔ دیو سماجی اخبار "جیون تت" لاہور نے لکھا:۔

"ملکانہ راجپوتوں کی شدھی کی تحریک کو روکنے اور اسلامی مت کا پرچار کرنے کیلئے احمدی صاحبان خاص جوش کا اظہار کر رہے ہیں چند ہفتے ہوئے قادیانی فرقہ کے لیڈر مرزا محمود احمد صاحب نے ڈیڑھ سو ایسے کام کرنے والوں کیلئے اپیل کی تھی جو تین ماہ کیلئے ملکانوں میں جاکر مفت کام کرنے کیلئے تیار ہوں جو اپنا اور اپنے اہل و عیال کا وہاں کے کرایہ وغیرہ کا کل خرچہ خود برداشت کر سکیں۔ اور انتظام میں جس لیڈر کے ماتحت جس کام پر انہیں لگایا جاوے اُسے وہ خوشی خوشی کرنے کیلئے تیار ہوں بیان کیا جاتا ہے کہ اس اپیل پر چند ہفتوں کے اندر چار سو سے زیادہ درخواستیں ان شرائط پر کام کرنے کیلئے موصول ہو چکی ہیں اور تین پارٹیوں میں ۱۹۰ احمدی صاحبان آگرہ کے علاقہ میں پہنچ چکے ہیں اور بہت سرگرمی سے ملکانوں میں اپنا پرچار کر رہے ہیں اس نئے علاقہ کے حالات معلوم کرنے کیلئے ان میں سے بعض نے جن میں گریجویٹ نوجوان بھی شامل تھے اپنے بسترے کندھوں پر رکھ کر اور تیز دھوپ میں پیدل سفر کرکے سارے علاقہ کا دورہ کیا ہے۔

(اخبار جیون تت لاہور ۲۴ اپریل ۱۹۲۳ء)

برصغیر کے واقعات میں سے ان دو واقعات کے ذکر کے بعد اب ایک واقعہ شرق اوسط کے واقعات سے تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اوائل ۱۹۲۴ء میں انگلستان کے مشہور ویمبلے نمائش کے سلسلہ میں سوشلسٹ لیڈر مسٹر ولیم لافنس ہیر نے یہ تجویز پیش کی کہ اس عالمی نمائش کے ساتھ ساتھ ایک مذاہب کانفرنس بھی منعقد کی جائے جس میں برطانوی مملکت کے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی جائے کہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہو کر اپنے اپنے مذہب کے اصولوں پر روشنی ڈالیں۔ چنانچہ کانفرنس کے منتظمین کی طرف سے سیدنا المصلح الموعودؓ کی خدمت میں شمولیت کی درخواست کی گئی اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کو بھی ساتھ لانے کی درخواست کی گئی تاکہ وہ تصوف کی نمائندگی کر سکیں۔

یہ دعوت نامہ قادیان پہنچا تو حضرت المصلح الموعودؓ نے ۱۶ مئی ۱۹۲۴ء کو بعد نماز عصر ایک مجلس شوریٰ بلائی اور بعد دعا و استخارہ و مشورہ آپ نے سفر انگلستان کا فیصلہ فرمایا۔ حضور مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو قادیان سے روانہ ہو کر ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء کو بذریعہ بحری جہاز ممبئی سے روانہ ہوئے۔ ۲۹ جولائی کو مصر کی بندرگاہ پورٹ سعید پہنچے دو دن قاہرہ میں قیام کے بعد بیت المقدس (فلسطین) تشریف لے گئے وہاں کے حالات کا جائزہ لیا۔ اور عرب لیڈروں کو یہودی خطرہ سے متنبہ فرمایا اور واضح الفاظ میں بتا دیا کہ اگر مسلمانوں نے اسلام کی طرف صحیح معنوں میں رجوع نہ کیا تو ارض مقدسہ ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گی۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعودؓ کے اپنے الفاظ ذیل میں درج ہیں۔

"وہاں کے بڑے بڑے مسلمانوں سے میں ملا ہوں میں نے دیکھا کہ وہ مطمئن ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہودیوں کے نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے مگر میرے نزدیک ان کی رائے غلط ہے۔ یہودی قوم اپنے آبائی ملک پر قبضہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ قرآن شریف کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے بعض الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ضرور اس ملک میں آباد ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے پس میرے نزدیک مسلمان روسا کا یہ اطمینان بالآخر ان کی تباہی کا موجب ہوگا"۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۴۱۰)

اے کاش کہ عرب مسلمان ایک برگزیدہ کے اس انتباہ کو سمجھ جاتے اور خدا تعالیٰ سے صلح کرتے اور دین اسلام کی طرف لوٹ آتے۔ اور جو تجاویز و خدمات اس مقدس المصلح الموعودؓ نے اس خطرناک مسئلہ کے حل کیلئے پیش کی تھیں اگر اس پر عمل کیا جاتا تو وہ نتیجہ نہ برآمد ہوتا جو ۱۹۴۸ء میں یہودی اسٹیٹ کی شکل میں معرض وجود میں آیا۔

اس کے بعد بھی حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک معرکۃ الآراء مضمون الکفرملّۃ واحدۃ کے نام سے تحریر فرمایا تمام مسلمانانِ عالم کو اپنے آپسی اختلافات ختم کرکے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔ سوریہ (شام) کے ریڈیو نے اس مضمون کا خلاصہ نشر کیا۔ معتدد عرب اخبارات نے اس پر شاندار الفاظ میں تبصرے لکھے چنانچہ اخبار "الشوریٰ" نے اپنے ۱۸ جون ۱۹۴۸ء کے پرچہ میں ایک عربی نوٹ لکھا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"ہمیں ایک ٹریکٹ ملا ہے جو بغداد میں چھپا ہے جس میں حضرت مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان کے ایک پرجوش خطبہ کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نام نہاد اسرائیلی حکومت کی تشکیل کے اعلان کے بعد لاہور میں پڑھا اس خطبہ کا عنوان ہے "الکفرملۃ واحدۃ جن اصحاب نے یہ مفید ٹریکٹ شائع کیا ہے ہم ان کی اسلامی غیرت او راسلامی مساعی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۳)

حضرت المصلح الموعودؓ کے مشوروں اور ہدایات کے مطابق حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحبؓ نے یہ مسئلہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں پیش کیا۔ اس پر بہت سے عرب ممالک کے سربراہوں نے حضرت چوہدری صاحب کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا اُن کو خاص اعزاز سے نوازا۔ (مضمون کا اختصار اس ساری تفصیل کو یہاں بیان کرنے کی اجازت نہیں دیتا)

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton
garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور تفسیر کبیر

(از مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

حضرت مصلح موعودؓ کی ذات بابرکت ان چند برگزیدہ اشخاص میں سے ہے جن کی آمد کی بشارت اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی دنیا کو دے دی تھی۔ آپ کی پیدائش سے ہزاروں سال قبل اللہ تعالیٰ کی یہ پیشگوئی حدیث کی کتاب (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ) میں محفوظ چلی آرہی ہے کہ "یَنۡزِلُ عِیۡسَی بۡنُ مَرۡیَمَ اِلَی الۡاَرۡضِ یَتَزَوَّجُ وَیُوۡلَدُ لَہٗ" یعنی حضرت عیسیٰؑ دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے۔ اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

اسی طرح طالمود میں یہ خوشخبری دی گئی تھی کہ

"It is also said that He (The Messiah) shall die and his Kingdom descend to his son and grand son"

(طالمود جوزف بارکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

یعنی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ موعود مسیح کی وفات ہوگی اور آپ کی بادشاہت آپ کے بیٹے اور پھر پوتے کو منتقل ہوگی۔

اور حضرت مسیح موعودؑ ان پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آچکی ہے"۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کی ذات بابرکت کے متعلق معین طور پر حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے جو الہاماً خبر دی اور جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی صفات اور آپ کے مناقب بیان ہوئے ہیں اس کا مکمل الہامی متن بدر کے اسی شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ لہٰذا اس کی تفصیلات کا اعادہ کئے بغیر صرف ان الفاظ کا ذکر کر دینا مناسب ہے جس کا تعلق مضمون ہذا سے ہے کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا دل کا حلیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" نیز یہ بھی الہاماً بتایا گیا ہے کہ "اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر (اس کے ذریعہ) ظاہر ہوگا"

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو علوم ظاہری و باطنی سے بہت وافر حصہ عطا فرمایا تھا اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کی جو صلاحیت عطا فرمائی تھی اس کی چند مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں جو آپ کی زبانی ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ "خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کیلئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ و گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور چشمہ روحانی جو میرے سینے میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے کہ جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہو تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کیلئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے"۔

۲- اسی طرح آپ اپنے تفسیر القرآن کا خدا داد اعجاز اور فہم قرآن کی موہبی استعداد جو آپ کو رؤیا و کشوف کے ذریعہ بخشی گئی ہے اسکا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"میں ابھی چھوٹا تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ جیسے کوئی کٹورہ ہوتا ہے اس میں سے ٹن کی آواز آتی ہے پھر وہ آواز پھیلنی شروع ہوئی پھر مجسم ہوئی پھر وہ تصویر بنی پھر وہ تصویر متحرک ہوگئی اور اس میں سے ایک وجود نکل کر میرے سامنے آیا اور اسنے کہا کہ میں خدا کا فرشتہ ہوں اور میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھانے کیلئے آیا ہوں۔ پھر میں نے کہا سناؤ۔ اس نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے سنانی شروع کی جب ایاک نعبد و ایاک نستعین تک پہنچا تو کہنے لگا آج تک جتنی تفسیریں لکھی گئیں ہیں وہ اس آیت سے آگے نہیں بڑھیں کیا میں آپ کو آگے بھی سکھاؤں۔ میں نے کہا ہاں۔ چنانچہ اس نے مجھے اگلی آیت کی بھی تفسیر سکھائی جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت فرشتہ کی سکھائی ہوئی باتوں میں سے کچھ باتیں یاد تھیں مگر میں نے ان کو نوٹ نہ کیا۔ دوسرے دن حضرت خلیفہ اولؓ سے میں نے اس رؤیا کا ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ کچھ باتیں یاد تھیں لیکن میں نے ان کو نوٹ نہیں کیا اب وہ سب میرے ذہن سے اتر گئیں ہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ پیار سے فرمانے لگے آپ ہی نے تمام علم لے لیا کچھ یاد رکھتے تو ہم کو بھی سناتے۔ یہ رؤیا اصل میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بیج کے طور پر میرے دل و دماغ میں قرآنی علوم کا ایک خزانہ رکھ دیا ہے چنانچہ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا کسی موقعہ پر بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے سورۃ فاتحہ پر غور کیا ہو یا اس کے متعلق مضمون بیان کیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے سے نئے معارف اور نئے سے نئے علوم مجھے عطا نہ فرمائے گئے ہوں۔

(سورۃ فاتحہ تفسیر کبیر جلد نمبر ۱)

۳- آپ فرماتے ہیں:- "ایک دفعہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ بسم اللہ ہر ایک سورۃ کی کنجی ہے تبھی ہر سورۃ کے ساتھ نازل ہوئی ہے"
(تفسیر کبیر جلد نمبر ۴ صفحہ ۵۵)

۴- آپ فرماتے ہیں: "ترتیب کا مضمون ان مضامین میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص طور پر سمجھائے ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد نمبر ۳ صفحہ ۹۹)

۵- آپ فرماتے ہیں کہ :- "قرآن کریم کی ترتیبیں بیسیوں آیات کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء مجھے سمجھائی گئیں مثلاً سورۃ بروج اور سورۃ طارق کا یہ جوڑ کہ ان میں سے ایک سورۃ میں مسیحیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور دوسری سورۃ میں یہودیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی ان مضامین میں سے ہے جو لوگوں کی نگاہ سے مخفی تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ان کو ظاہر فرمایا اور مجھے وہ دلائل دیئے جن سے میں اپنے اس استدلال کو پوری قوت کے ساتھ ثابت کرسکتا ہوں"۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر ۸ صفحہ ۴۱۳)

۶- اسی طرح آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ "میں سورۃ غاشیہ کا درس دینے کیلئے مسجد مبارک میں آیا مگر میں سورۃ فجر پر غور کر رہا تھا اسی ذہنی کشمکش میں میں نے عصر کی نماز پڑھانی شروع کی اور میرے دل پر ایک بوجھ تھا لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جب میں عصر کی نماز کے آخری سجدہ سے سر اٹھا رہا تھا تو ابھی سر زمین سے ایک بالشت بھر اونچا آیا ہوگا کہ ایک آن میں یہ سورۃ مجھ پر حل ہوگئی پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ سجدہ کے وقت خصوصاً نماز کے آخری سجدہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے بعض آیات کو مجھ پر حل کردیا"۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر ۸ صفحہ ۴۸۵)

تفسیر القرآن کا جو ملکہ آپ کو عطا کیا گیا تھا تفسیر کبیر اس کا زندہ ثبوت ہے آپ کی تفسیر کبیر دس جلدوں میں ۵۹۰۶ صفحات پر مشتمل ہے جسے Reduce کر کے ان چھ ہزار صفحات میں سمیٹا گیا ہے ورنہ جیسے عام کتب میں کھلے کھلے سطر ہوتے ہیں ان طرز پر اسے طبع کروایا جائے تو یہ کم و بیش ۱۲۰۰۰ صفحات سے تجاوز کر جائے گی۔

۱- تفسیر کبیر کی پہلی جلد سورۃ فاتحہ و سورۃ بقرہ رکوع ۱ تا رکوع ۹ پر مشتمل ہے۔

۲- تفسیر کبیر کی دوسری جلد سورۃ بقرہ رکوع ۱۰ تا آخر پر مشتمل ہے۔

۳- تفسیر کبیر کی تیسری جلد- سورۃ یونس-سورۃ ہود- سورۃ یوسف-سورۃ رعد- سورۃ ابراہیم پر مشتمل ہے۔

۴- تفسیر کبیر کی چوتھی جلد- سورۃ الحجر- سورۃ النحل- سورۃ بنی اسرائیل- سورۃ الکہف پر مشتمل ہے۔

۵- تفسیر کبیر کی پانچویں جلد- سورۃ مریم- سورۃ طٰہٰ- سورۃ الانبیاء پر مشتمل ہے۔

۶- تفسیر کبیر کی چھٹی جلد- سورۃ الحج- سورۃ المومنون- سورۃ النور اور سورۃ الفرقان پر مشتمل ہے۔

۷- تفسیر کبیر کی ساتویں جلد- سورۃ الشعراء- سورۃ النمل- سورۃ القصص- سورۃ العنکبوت پر مشتمل ہے۔

۸- تفسیر کبیر کی آٹھویں جلد- سورۃ النباء- النازعات- عبس- التکویر- الانفطار- المطففین- الانشقاق- البروج، الطارق، الاعلیٰ- الغاشیہ- الفجر اور البلد پر مشتمل ہے۔

۹- تفسیر کبیر کی نویں جلد- سورۃ الشمس- الیل- الضحیٰ- الانشراح- التین- العلق- القدر- البینۃ- الزلزال- العادیات- القارعۃ- التکاثر- العصر- الھمزہ پر مشتمل ہے۔

۱۰- تفسیر کبیر کی دسویں جلد سورۃ الفیل- قریش- الماعون- الکوثر- الکافرون- النصر- اللہب- الاخلاص- الفلق- الناس پر مشتمل ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے تراجم اور تفاسیر کا جو غیر معمولی اعجاز بخشا تھا اس کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے علماء دین اور بڑے بڑے دانشور و فلاسفروں کو چیلنج دیا کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی تفسیر لکھو میرے سامنے قرآن کریم پر اعتراض پیش کرو پھر دیکھو کہ کسے فتح حاصل ہوتی ہے اور کس کا ناطقہ بند ہوتا ہے۔

چنانچہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا: "اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق اور اعمال کی درستی اور تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں۔ تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابل پر بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئیں تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابل میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ ان کے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں"۔ (الفضل ۶ جولائی ۱۹۴۵ء)

نیز آپ فرماتے ہیں "آج میں دعویٰ کے

ساتھ اعلان کرتا ہوں بلکہ آج سے نہیں بلکہ تین پینتیس سال سے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ دنیا کا کوئی فلاسفر دنیا کا کوئی ایم-اے خواہ وہ ولایت کا پاس شدہ کیوں نہ ہو اور وہ کسی علم کا ماہر ہو جو میرے سامنے آکر قرآن کریم اور اسلام پر اعتراض کرے تو نہ صرف میں اس کے اعتراض کا جواب دے سکتا ہوں بلکہ خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر سکتا ہوں"۔(الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۵۹ء)

حضرت مصلح موعودؓ کے تراجم و تفاسیر کا دوسرے علماء کی تفاسیر و تراجم سے ایک موازنہ ذیل میں پیش ہے۔

☆- وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ- (البقرہ:۳۵)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کی فرمانبرداری کرو۔ پس انہوں نے تو فرمانبرداری کی"

ترجمہ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی امام اہلسنّت "اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو"۔

ترجمہ: مولانا اشرف علی تھانوی صاحب:- "اور جس وقت حکم دیا ہم نے فرشتوں کو (اور جنوں کو بھی) کہ سجدہ میں گر جاؤ آدم کے سامنے سو سب سجدے میں گر پڑے"۔

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی: "اور جب کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا"۔

☆- اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ - (البقرہ آیت ۱۶)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "اللہ انہیں ان کی ہنسی کی سزا دیگا"۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی "اللہ تعالیٰ استہزا کر رہے ہیں ان کے ساتھ"

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی "اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے"۔

☆- وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (آل عمران آیت ۵۵)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے"۔

مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی "اور مکر کیا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ بہتر ہے مکر کرنے والوں کا"

مولانا فتح محمد خان صاحب جالندھری "اور خدا خوب چال چلنے والا ہے"۔

☆- وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. (یوسف آیت ۲۵)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "اور اس عورت نے اس کے متعلق (اپنا) ارادہ پختہ کر لیا اور اس (یوسف) نے بھی اس کے متعلق (اپنا) ارادہ (یعنی اس سے محفوظ رہنے کا) پختہ کر لیا۔

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی "اور اس عورت کے دل میں تو ان کا خیال جم ہی رہا تھا اور ان کو بھی اس عورت کا کچھ خیال ہو چلا تھا"۔

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی "اور البتہ تحقیق قصد کیا اس عورت نے ساتھ یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھ اس کے"

☆- قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (الحجر آیت ۷۲)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "اگر تم نے (میرے خلاف) کچھ کرنا (ہی) ہو تو یہ میری بیٹیاں (تم میں موجود ہی) ہیں (جو کافی ضمانت ہیں)"

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی "کہا کہ یہ ہیں بیٹیاں میری اگر ہو تم کرنے والے۔

☆- قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (الانبیاء آیت ۶۴)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "(ابراہیم نے) کہا کہ (آخر) کسی کرنے والے نے تو یہ کام ضرور کیا ہے۔ یہ سب سے بڑا بت سامنے کھڑا ہے اگر وہ بول سکتے ہیں تو ان سے (یعنی اس بت سے بھی اور دوسرے بتوں سے بھی) پوچھ کر دیکھو"

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی "انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ان کے اس بڑے نے کی سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں"

ترجمہ مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی "اس نے جواب دیا بلکہ یہ سب کچھ ان کے اس سردار نے کیا ہے ان ہی سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں"۔

☆-وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ (الحج آیت ۵۳)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اس کی خواہش کے رستہ میں مشکلات ڈال دیں"۔

ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی: اور ہم نے آپ کے قبل کوئی رسول اور کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس کو یہ قصہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اس نے کچھ پڑھا شیطان نے اس کے پڑھنے میں شبہ ڈالا"۔

ترجمہ مولانا فتح محمد خان صاحب جالندھری "ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر (اس کا یہ حال تھا کہ) جب وہ کوئی آرزو کرتا تھا تو شیطان اس کی آرزو میں (وسوسہ) ڈال دیتا تھا"۔

☆-اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ- (النور آیت ۲۷)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ "خبیث باتیں خبیث مردوں کیلئے ہیں"

ترجمہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی خبیث عورتیں واسطے خبیث مردوں کے ہیں"

ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی: "گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں"

ترجمہ مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند "گندیاں ہیں گندوں کے واسطے"

تفاسیر کے چند نمونے ذیل میں دیئے جاتے ہیں:

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى-(البقرہ آیت ۷۴-۷۳)

ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل (کرنے کا دعویٰ) کیا پھر تم نے اس کے بارے میں اختلاف کیا، حالانکہ جو (کچھ) تم چھپاتے تھے اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ اس پر ہم نے کہا کہ اس (واقعہ) کو اس (نفس) کے ساتھ پیش آنے والے بعض اور واقعات سے ملا کر دیکھو (پھر تمہیں حقیقت معلوم ہو جائے گی) اللہ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔

ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی "اور جب تم لوگوں (میں سے کسی) نے ایک آدمی کا خون کر دیا پھر ایک دوسرے پر اس کو ڈالنے لگے اور اللہ تعالیٰ کو اس امر کا ظاہر کرنا منظور تھا جس کو تم مخفی رکھنا چاہتے تھے۔ اس لئے ہم نے حکم دیا کہ اسکو اس کے کوئی سے ٹکڑے سے چھوا دو اسی طرح حق تعالیٰ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کر دینگے" آگے حاشیہ پر لکھا ہے۔ اس مقتول نے زندہ ہو کر اپنے قاتل کا نام بتلا دیا اور پھر فوراً مر گیا۔

مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کے ترجمہ کے حاشیہ میں درج ہے کہ "یعنی ان کی الٹی سیدھی حجتوں سے پایا جاتا تھا کہ اس بیل کو ذبح نہ کریں گے یا اس سبب سے کہ اس کی قیمت نہ دے سکیں گے کیونکہ بعضوں نے کہا ہے کہ اس کی قیمت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچی تھی کہ جس قدر بیل کی کھال میں مشک بھر جاوے اتنا مشک اس کی قیمت ہے آخر انہوں نے مجبور ہو کر خریدا اور اس کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم پر مارا وہ تھوڑی دیر زندہ رہکر اپنے قاتلوں کو بتا کر پھر مر گیا"۔

بعض دوسرے مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو اس کے بھتیجے نے بعض کے نزدیک اس کے بھائی نے قتل کر دیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ گائے ذبح کریں جس کا ذکر اوپر (البقرہ رکوع نمبر ۸) کی آیت میں آچکا ہے۔

اور پھر حکم فرمایا کہ اس گائے کے بعض ٹکڑوں کو اس مقتول کے ساتھ مارو۔ پھر بعض کے نزدیک اس کی زبان کو مارنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور بعضوں نے کہا کہ اس کی دائیں ران کے مارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

پھر بعض مفسرین مقتول کے قتل کئے جانے کی وجہ بارے کہتے ہیں کہ اس کی لڑکی خوبصورت تھی اس سے شادی کرنے کیلئے قاتل نے اپنے چچا کو مارا۔ بعض کہتے ہیں کہ قاتل غریب تھا وہ چاہتا تھا کہ اپنے چچا یا بھائی کو مار کر اس کا وارث بن جائے۔

ان مذکورہ بالا واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک قتل کے واقعہ پر قاتل کو دریافت کرنے کیلئے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں گائے ذبح کرنے کا حکم پہلے آتا ہے اور قتل کا واقعہ بعد میں آتا ہے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ اپنی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: گذشتہ مفسرین کو غلطی اس وجہ سے لگی ہے کہ انہوں نے اذ قتلتم نفساً والے واقعہ کو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کا واقعہ سمجھ لیا حالانکہ وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ تک حضرت موسیٰ کے زمانہ کے واقعات ختم ہو گئے ہیں جن میں بنی اسرائیل کی وہ نافرمانیاں اور ناشکریاں بیان کی گئی ہیں جو موسیٰؑ کے زمانہ میں ان سے ہوئیں۔ اور وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا سے بنی اسرائیل کی ان نافرمانیوں اور ناشکریوں کا ذکر کیا گیا ہے جو رسول کریمؐ کے زمانہ میں ان سے صادر ہوئیں۔ اور یہاں نفساً سے مراد رسول کریمؐ کی ذات اور وہ فرد یا افراد ہیں جن کو رسول کریمؐ کے قتل کا راستہ کھولنے کیلئے یہودیوں نے قتل کیا۔ فادرءتم فیہا سے مراد یہ ہے کہ رسول کریمؐ کے قتل کے منصوبہ سے بظاہر انکار کرتے رہے۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا یعنی محمد رسول اللہؐ کے قتل کا ارادہ کرنے پر یا ایک مسلمان کو اس غرض کے پورا کرنے کیلئے قتل کر دینے پر (مسلمان کے قتل کئے جانے کا تفصیلی واقعہ جاننے

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے

علاج قادیان آکر کروانا ہوگا

Phone No : 01872-71152

حکیم عبدالحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

کیلئے آیت مذکورہ کی تفسیر ملاحظہ ہو) ہم نے کہا اضْرِبُوْهُ قاتل کومارو بِبَعْضِهَا اس کے بعض سبب سے یہاں "با" تعلیل کے معنے دیتی ہے۔ یعنی اس کے بعض کے سبب سے یا بعض کی وجہ سے۔ سارے جملہ کے یہ معنے ہوئے کہ ہم نے کہا قاتل پر اس کے گناہ کے بعض حصے کی وجہ سے تلوار کے ساتھ حملہ کرو۔

آگے کَذٰلِکَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰی میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ یعنی انبیاء کی جماعتوں کو لوگ تباہ کرنا چاہتے ہیں مگر جس قسم کے انبیاء کو قتل سے محفوظ رکھنے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ ہے وہ ان نبیوں کو دشمنوں کے حملوں سے ضرور بچاتا ہے۔ اور جب دشمن انہیں اپنی طرف سے مار چکا ہوتا ہے تو وہ اپنی حفاظت کے ذریعہ سے گویا ان کو دوبارہ زندگی بخشتا ہے۔

دراصل ان دونوں آیتوں میں اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے جو عیسائی اور یہودی آج تک رسول کریمؐ پر کرتے چلے آئے ہیں کہ آپ نے کیوں کعب بن اشرف اور ابورافع سلام بن ابی الحقیق کو قتل کرایا۔ اور بتایا ہے کہ ان لوگوں کی شرارتوں کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ بعض مسلمان مارے گئے بلکہ رسول کریمؐ کے قتل کرنے کی سازشیں بھی ہوئیں۔ اور کسی جماعت کے امام یا کسی ملک کے بادشاہ کے قتل کا ارادہ درحقیقت اس ساری قوم کے قتل کے برابر ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ (یوسف آیت ۲۵)

جن لوگوں نے آیت مذکورہ کے یہ معنے لئے ہیں کہ حضرت یوسف نے بدی کا ارادہ کیا تھا وہ لفظ برھان کی تشریح یہ کرتے ہیں کہ عزیز کی بیوی اپنے بت پر پردہ ڈالنے لگی تھی کہ اس سے مجھے شرم آتی ہے اس پر یوسفؑ کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے کہا کہ پھر میں کیوں نہ خدا سے شرماؤں جو دیکھتا اور جانتا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے چھت پر یہ لکھا ہوا دیکھا تھا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً (گویا قرآن کریم اس وقت نازل ہو چکا تھا)

بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک ہتھیلی دیکھی۔ جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ۔ بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت یعقوبؑ کی صورت دیکھی کہ وہ انگلیاں دانتوں میں دبا رہے تھے۔

یہ سارے معنے ایسے ہیں کہ نبی کی عصمت کو داغ دار کرتے ہیں مگر حضرت مصلح موعودؓ عصمت انبیاء کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ اور تفسیر کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ برہان سے مراد وہی آیات اور نشانات ہیں جو حضرت یوسفؑ کیلئے ظاہر ہو چکے تھے۔ مثلاً ان کی رؤیا آئندہ روحانی ترقیات کے متعلق۔ پھر کنوئیں میں ڈالتے وقت کا الہام کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس بلا سے بچا کر ترقی دے گا۔ اور ایک دن تیرے بھائی تیرے سامنے پیش ہوں گے اور اس میں کیا شک ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ایسے عظیم الشان کام کیلئے تیار کر رہا ہو اسے اللہ تعالیٰ ایک مشرکہ کے سامنے شرمندہ نہیں کر سکتا تھا۔

☆-وَالْفَجْرِ ۙ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ (الفجر)

ترجمہ: (مجھے) قسم ہے (ایک آنے والی) فجر کی اور دس راتوں کی اور ایک جفت کی اور ایک وتر کی اور (مذکورہ بالا دس راتوں کے بعد آنے والی) رات کی جب وہ چل پڑے۔

ان آیات میں چار باتوں کا ذکر ہوا ایک فجر - دس تاریک رات - او رایک جفت اور وتر اور پھر ایک رات جو چل پڑے۔ فجر سے متعلق بعض مفسرین کا خیال ہے کہ فجر سے مراد وہ معروف صبح ہے جو رات کے بعد آتی ہے۔ محمد بن کعب کا قول ہے کہ اس سے مراد یوم نحر کی صبح ہے۔ ابن کثیر کہتے ہیں اس سے ہر صبح مراد نہیں بلکہ قربانی کے دن سے پہلے جو صبح آتی ہے وہ مراد ہے اور وہ دس راتوں کی آخری فجر ہے کیونکہ عید دسویں تاریخ کو ہوتی ہے پس ان کے نزدیک فجر سے مراد ذوالحجہ مہینہ کی دس راتوں کی آخری فجر ہے۔

لَیَالٍ عَشْرٍ کے متعلق گزشتہ مفسرین کے تین خیالات پائے جاتے ہیں۔ ۱- کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ذوالحجہ کی عید سے پہلے کی دس راتیں ہے۔ ۲- کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد محرم کی پہلی دس راتیں ہیں۔ ۳- کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد رمضان کی پہلی دس راتیں ہیں۔

شفع اور وتر کے متعلق مفسرین کے خیال

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ وتر یوم عرفہ ہے یعنی ذوالحجہ کا نواں دن ہے اور طاق ہے اور شفع یوم النحر ہے یعنی قربانی کا دن جو دسواں ہے اور جفت ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں جو یہ ذکر آتا ہے کہ جب تم حج کر چکو تو چاہے دو دن ٹھہر کر آجاؤ یا تین دن۔ اس میں دو دن ٹھہر کر آنا شفع ہوا۔ اور یہ جو فرمایا کہ اگر کوئی شخص تیسرے دن بھی ٹھہرنا چاہے تو اسے اجازت ہے۔ یہ تیسرا دن وتر ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد نماز ہے کہ اس میں سے کوئی شفع ہوتی ہے اور کوئی وتر ہوتی ہے۔ والّیل اذا یسر کے متعلق ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب رات چلی جائے۔

مندرجہ بالا تشریحات کی روشنی میں کوئی واضح مضمون آیت مذکورہ کا ظاہر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں کوئی ترتیب نظر آتی ہے جو بات قریب الفہم ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کا خلاصہ:

آپ فرماتے ہیں یہ مکی سورۃ ہے اور ابتدائی سالوں کی ہے۔ اس میں مسلمانوں کی شدید مخالفت، اس کے نتیجہ میں ہجرت اور پھر ہجرت کے بعد مسلمانوں کا کفار مکہ کی طرف سے مقابلہ کئے جانے کی خبر دی گئی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ واقعاتی ترتیب کے لحاظ سے فجر بعد میں رونما ہوتی ہے۔ یہاں لیال عشر سے مراد دعویٰ نبوت کے ابتدائی تین سالوں کو چھوڑ کر بعد کی دس سالہ مکی زندگی ہے جس میں کفار مکہ کی مخالفت اور ظلم و ستم کے دور کو دس تاریک رات سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ والفجر سے مراد ہجرت کا واقعہ ہے یعنی کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مسلمانوں کا مدینہ کی طرف ہجرت کرنا ان کیلئے ایک تاریک دور کے بعد صبح کے مانند ہے۔

اور شفع اور وتر سے مراد ہجرت کے دوران آنحضورؐ کا غار ثور میں پناہ گزیں ہونا۔ وہاں تک کھوج لگانے والا جب پہنچا حضرت ابو بکر صدیقؓ بہت گھبرائے اس وقت رسول کریمؐ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا" یعنی گھبراؤ مت ہم دو نہیں ہمارے ساتھ تیسرا ہمارا خدا ہے۔ یعنی حضرت رسول کریمؐ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ دونوں جفت ہوئے اور خدا تعالیٰ ان کے ساتھ وتر ہوا۔

اسی طرح والّیل اذا یسر سے مراد کفار مکہ کا مسلمانوں کو مدینہ پہنچ کر بھی چین سے بیٹھنے نہ دینا اور مسلمانوں کو جنگ کے میدان میں لا اُتارنا اور اس کے بعد جنگوں کا ایک سلسلہ چل پڑتا ہے جس کا خاتمہ فتح مکہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی ایک اور رات کا زمانہ ہجرت کے بعد آئے گا مگر وہ زیادہ دیر نہیں رہے گا چل پڑے گا۔ اور بعد کے زمانہ میں عین سورہ فجر کی پیشگوئی کے مطابق ہی واقعات رونما ہوئے ہیں الغرض حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنے والا بلا مبالغہ اس بات کا اعتراف کرے گا کہ یہ تفسیر علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہے اور اس تفسیر کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مذکورہ آیات (سورہ فجر) کی پیشگوئی کا ظہور اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر بھی ثابت کیا ہے۔ اسکا ذکر موجب طوالت ہوگا۔

حضرت مصلح موعود کی تفسیر کا اثر اور غیروں کا اعتراف ذیل میں درج ہیں۔

علامہ نیاز فتح پوری مرحوم و مغفور کے مطالعہ میں جب حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر کی جلد سوم سورۃ ہود آئی تو آپ نے اس کا یوں اظہار کیا۔

"تفسیر کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے۔ اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے۔ جس میں عقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کے تبحر علمی۔ آپ کی وسعت نظر آپ کی غیر معمولی فکر و فراست۔ آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا۔ اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے هٰؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے۔ اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے"۔ (الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شدید مخالف مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر "زمیندار" نے تحریر کیا:-

"احراریو کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے۔ قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں سے ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے"۔ (خوفناک سازش صفحہ ۱۹۵)

اسی طرح جناب سید جعفر حسین بی-اے-یل -ایل- بی حیدر آباد دکن نے تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی

"مجھے اس تفسیر میں زندگی سے معمور اسلام نظر آیا۔ اس میں وہ سب کچھ تھا جس کی مجھے تلاش تھی۔ تفسیر کبیر پڑھ کر میں اسلام سے، پہلی دفعہ روشناس ہوا"۔ (الفضل ۲۳ جون ۱۹۶۲ء)

حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر کے لکھنے کی غرض بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں "میں نے اس امید کے ساتھ اس کلام اللہ کی تفسیر لکھی ہے کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے یا بدقسمتی سے اس کلام پر غور کرنے کا وقت نہیں پاتے یا جن کے دل میں یہ خواہش پیدا نہیں ہوتی انہیں کلام اللہ سمجھنے کا موقعہ مل جائے اور اس کی اندرونی خوبیوں سے وہ واقف ہو جائیں"۔ (تفسیر کبیر جلد ۱)

پس اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش کے مطابق تفسیر کبیر کو تشنہ روحوں کی سیرابی کا ذریعہ بنادے اور اس کے ذریعہ سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر فرمائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆

تصحیح: بدر مورخہ ۳ فروری ۲۰۰۰ کے صفحہ ۱۱ میں لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ کی رپورٹ میں عیدالفطر کی تاریخ ۹ کی بجائے ۱۹ لکھی گئی ہے احباب درستی فرمالیں۔

سیرۃ حضرت مصلح موعودؓ - تاریخ کے آئینہ میں

(مکرم مولوی فخر احمد صاحب چیمہ مدرس مدرسۃ المعلمین)

ولادت ۱۲/ جنوری ۱۸۸۹ء بروز ہفتہ

ابتدائی تعلیم قرآن ۱۸۹۵ء استاد حافظ احمد اللہ صاحب

آمین ۷/ جون ۱۸۹۷ء اس موقع پر سیدنا مسیح موعودؑ نے محمودہ کی آمین (نظم) لکھی

داخلہ مدرسہ ۱۸۹۸ء مدرسہ تعلیم الاسلام میں

مجلس تشحیذ الاذہان ۱۹۰۰ء میں بنیاد رکھی

نکاح اوّل اکتوبر ۱۹۰۲ء میں سیدہ محمودہ بیگم اُم ناصر صاحبہ سے اکتوبر ۱۹۰۳ء میں رخصتانہ ہوا۔

نکاح ثانی ۷/ فروری ۱۹۲۱ء سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ سے

نکاح ثالث ۳۰/ ستمبر ۱۹۳۵ء میں سیدہ مریم صدیقہ سے نکاح ہوا۔

میٹرک کا امتحان مارچ ۱۹۰۵ء امرتسر میں۔

پہلا الہام ۱۹۰۵ء میں ان الذين اتّبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة

ممبر صدر انجمن احمدیہ جنوری ۱۹۰۶ء میں مجلس معتمدین میں بطور ممبر نامزدگی

رسالہ تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۰۶ء میں آپ کی ادارت میں اجراء ہوا۔

جلسہ سالانہ میں پہلی تقریر دسمبر ۱۹۰۶ء

فرشتہ نے تفسیر سکھائی ۱۹۰۷ء میں ایک فرشتہ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ آخری سفر ۲۷/ اپریل ۱۹۰۸ء

پہلی تصنیف ۱۹۰۸ء میں آپ کی پہلی تصنیف "صادقوں کی روشنی کون دور کر سکتا ہے" شائع ہوئی۔

پہلا سفر ۱۹۰۹ء میں سرزمین کشمیر کی طرف

پہلا درس قرآن فروری ۱۹۱۰ء قادیان میں نماز مغرب کے بعد

پہلی دفعہ امیر مقامی حضرت خلیفہ اول نے سفر ملتان کے دوران آپ کو پہلی دفعہ ۲۴/ جولائی ۱۹۱۰ء کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

پہلا خطبہ جمعہ ۲۹/ جولائی ۱۹۱۰ء

انجمن انصار اللہ کا قیام شروع ۱۹۱۱ء میں آپ نے انجمن انصار اللہ قائم فرمائی اور نومبر ۱۹۲۶ء میں بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کیلئے مجلس قائم کی۔ ۲۶/ جولائی ۱۹۴۰ء میں مجلس انصار اللہ قائم کی پہلے صدر مولوی شیر علی صاحب تھے۔

پہلا خطبہ عید ۲۵/ ستمبر ۱۹۱۱ء پہلا خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا

پہلا حج بیت اللہ اپریل ۱۹۱۲ء

الفضل کا اجراء ۱۹/ جون ۱۹۱۳ء حضور کی زیر ادارت پہلے ہفت روزہ پھر سہ روزہ اور ۸/ مارچ ۱۹۲۵ء سے روزنامہ ہو گیا۔

خلافت پر فائز ۱۴/ مارچ ۱۹۱۴ء بروزہ ہفتہ حضرت خلیفہ اوّل کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی کے روحانی منصب پر فائز فرمایا۔

پہلا اشتہار کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔ ۲۱/ مارچ ۱۹۱۴ء

پہلی مجلس شوریٰ ۱۲/ اپریل ۱۹۱۴ء حضور نے منصب خلافت پر تقریر کی۔

"تحفۃ الملوک" نظام دکن کو تبلیغ کی خاطر یہ کتاب جون ۱۹۱۴ء میں شائع فرمائی۔

خلافت ثانیہ کا پہلا جلسہ سالانہ ۲۶/ تا ۲۹/ دسمبر ۱۹۱۴ء "برکات خلافت" موضوع تھا۔

'القول الفصل' ۲۱/ جنوری ۱۹۱۵ء میں یہ کتاب تصنیف فرمائی۔

"حقیقۃ النبوۃ" مارچ ۱۹۱۵ء میں لکھی۔

"فاروق" ۷/ اکتوبر ۱۹۱۵ء میں خلافت ثانیہ کے دور کا پہلا اخبار فاروق میر قاسم علی صاحب کی ادارت میں شروع ہوا۔

"انوار خلافت" دسمبر ۱۹۱۵ء میں آپ کی تقاریر کا مجموعہ

تائی آئی یہ الہام حضرت مسیح موعودؑ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی بیوہ حرمت بی بی (تائی صاحبہ) کے مارچ ۱۹۱۶ء میں بیعت کرنے پر پورا ہوا۔

"سیرت مسیح موعود" نومبر ۱۹۱۶ء میں تحریر فرمائی۔

صادق لائبریری دسمبر ۱۹۱۶ء میں مرکزی لائبریری قائم ہوئی۔

"ذکر الٰہی" دسمبر ۱۹۱۶ء جلسہ میں تقریر فرمائی۔

نور ہسپتال ۲۱/ جون ۱۹۱۷ء میں ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھا جس کی ستمبر میں تکمیل ہوئی۔

"حقیقۃ الرؤیا" جلسہ سالانہ ۱۹۱۶ء میں موضوع خطاب

وصیت ۱۹/ اکتوبر ۱۹۱۸ء میں شدید بیماری کے عالم میں وصیت تحریر فرمائی۔

نظارتوں کا قیام یکم جنوری ۱۹۱۹ء

"تقدیر الٰہی" جلسہ سالانہ ۱۹۱۹ء کا موضوع

پہلی مبلغین کلاس ۲۱/ جون ۱۹۲۰ء

"ملائکۃ اللہ" جلسہ سالانہ ۱۹۲۰ء کا خطاب

کشمیر کا سفر ۲۲/ اگست ۱۹۲۱ء کشمیر میں حضرت مسیح ناصریؑ کے مزار پر تشریف لے گئے۔

"ہستی باری تعالیٰ" جلسہ سالانہ ۱۹۲۱ء کا موضوع خطاب

مستقل مجلس شوریٰ ۱۵، ۱۶/ اپریل ۱۹۲۲ء جماعتِ احمدیہ کی مستقل طور پر پہلی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

"مسئلہ نجات" جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء میں خطاب

تحریک شدھی کے خلاف جہاد ۷/ مارچ ۱۹۲۳ء تحریک شدھی کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا ۱۲/ مارچ کو پہلا وفد تحریک شدھی کے علاقہ میں روانہ فرمایا۔

احمدیہ ٹورنامنٹ نومبر ۱۹۲۳ء میں اس کا اجراء ہوا۔

پہلا سفر یورپ ۱۲/ جولائی ۱۹۲۴ء کو قادیان سے روانگی۔

ویمبلے کانفرنس ۲۳/ ستمبر "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" آپ کا مضمون چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھا۔

مسجد فضل لندن ۱۹/ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو بنیاد رکھی۔

"بہائی ازم کی تاریخ و عقائد" دسمبر ۱۹۲۴ء میں جلسہ سالانہ کا موضوع خطاب

مدرسۃ الخواتین کی بنیاد ۱۷/ مارچ ۱۹۲۵ء

"منہاج الطالبین" جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء میں اس موضوع پر خطاب فرمایا۔

مختلف زبانوں میں تقاریر قادیان میں پہلی بار ۱۹۲۶ء میں ایک جلسہ میں ۲۴/ زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔

دار الشیوخ کا قیام یکم مئی ۱۹۲۶ء کو غرباء اور یتامی کیلئے اس ادارہ کو قائم فرمایا۔

قصر خلافت کی بنیاد ۲۲/ مئی ۱۹۲۶ء

احمدیہ گزٹ کا اجراء ۲۶/ مئی ۱۹۲۶ء

رسالہ "مصباح" ۱۵/ دسمبر ۱۹۲۶ء لجنہ اماء اللہ کے تحت

"سن رائز" دسمبر ۱۹۲۶ء میں انگریزی اخبار کا قادیان سے اجراء

سالانہ جلسہ مستورات دسمبر ۱۹۲۶ء میں۔ اور پہلی بار جلسہ سالانہ کا اعلان اور پروگرام بڑے بڑے پوسٹروں پر شائع کیا گیا

"حق الیقین" دسمبر ۱۹۲۶ء کے جلسہ سالانہ کا عنوان

امۃ الحئی لائبریری ۱۶/ ستمبر ۱۹۲۷ء کو قادیان میں اس لائبریری کا افتتاح ہوا۔

"مسیح موعود کے کارنامے" جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء کی تقریر۔ پہلی بار اس جلسہ پر حضور کی حفاظت کا خاص انتظام کیا گیا۔

جامعہ احمدیہ کا افتتاح ۲۰/ مئی ۱۹۲۸ء کو

جلسہ یوم سیرت النبیؐ ۱۷/ جون ۱۹۲۸ء کو ملک کے طول و عرض میں وسیع پیمانہ پر جلسہ یوم سیرت النبیؐ منایا گیا۔

سیّدنا مرزا طاہر احمد کی ولادت ۱۸/ دسمبر ۱۹۲۸ء

قادیان میں ریل کی آمد ۱۹/ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ حضور کثیر احباب سمیت امرتسر سے قادیان اس گاڑی سے آئے۔

"فضائل القرآن" جلسہ ۱۹۲۸ء کا عنوان

کشمیر کا سفر ۵/ جون ۱۹۲۹ء اہل کشمیر کو اخلاقی، دینی اور روحانی تغیر پیدا کرنے کی تلقین کی۔

سائمن کمیشن پر تبصرہ ۳۰/ اگست ۱۹۲۹ء سائمن کمیشن کی رپورٹ پر حضور کا تبصرہ شائع ہوا جسے بہت سراہا گیا۔

اشتہارات کا آغاز ۱۷/ جنوری ۱۹۳۰ء میں ندائے ایمان کے نام سے اشتہارات کا مفید سلسلہ شروع کیا۔

مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت دسمبر ۱۹۳۰ء

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر ۲۵/ جولائی ۱۹۳۱ء میں حضور کو اس کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا۔

یوم کشمیر ۱۴/ اگست ۱۹۳۱ء ہندوستان کے طول و عرض میں حضور کی تحریک پر یوم کشمیر منایا گیا۔

کوٹھی دارالحمد کی بنیاد	۲۵؍ اپریل ۱۹۳۲ء کو بنیاد اور ۱۵؍ جنوری ۱۹۳۳ء کو افتتاح فرمایا۔
پہلا یوم التبلیغ	۸؍ اکتوبر ۱۹۳۲ء حضور کی تحریک پر پہلا یوم التبلیغ منایا گیا۔
ہوائی جہاز کا پہلا سفر	یکم جنوری ۱۹۳۳ء میں
تحریک سالکین	۴؍ جنوری ۱۹۳۴ء۔ حضور نے تربیت و اصلاح کی خاطر ایک اہم تحریک "تحریک سالکین" جاری فرمائی۔
احرار کی کانفرنس	۲۱ تا ۲۳؍ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان کے قریب موضع رجادہ میں احرار کی کانفرنس منعقد ہوئی۔
تحریک جدید کا اجراء	۲۳؍ نومبر ۱۹۳۴ء جنوری ۱۹۳۵ء میں تحریک جدید کا مستقل دفتر قائم کیا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پہلے انچارج تحریک جدید مقرر ہوئے۔
دارالضیافت کا قیام	۲؍ مارچ ۱۹۳۵ء
"تذکرہ"	دسمبر ۱۹۳۵ء میں پہلی دفعہ شائع ہوا۔
ٹیلیفون کا افتتاح	۱۴؍ دسمبر ۱۹۳۶ء حضور نے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب سے گفتگو فرمائی۔
"فضائل القرآن" آخری لیکچر	۲۸؍ دسمبر ۱۹۳۶ء
لاؤڈ سپیکر	۷؍ جنوری ۱۹۳۸ء پہلی بار حضور نے مسجد اقصیٰ میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ خطبہ ارشاد فرمایا۔
مجلس خدام الاحمدیہ	۳۱؍ جنوری ۱۹۳۸ء مجلس قائم کی اور ۴؍ فروری کو اس کا نام رکھا۔
"سیر روحانی"	جلسہ ۱۹۳۸ء میں اس سلسلہ کے لیکچروں کا آغاز ہوا۔
ناصرات الاحمدیہ	فروری ۱۹۳۹ء میں قیام عمل میں آیا۔
پہلا یوم پیشوایان مذاہب	۲۳؍ دسمبر ۱۹۳۹ء دنیا بھر میں جماعت احمدیہ نے جوش و خروش سے یہ دن منایا۔
خلافت جوبلی	۲۸؍ دسمبر ۱۹۳۹ء ۲۵؍ سال خلافت کے پورے ہونے پر پہلی دفعہ لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا پھر زنانہ جلسہ گاہ میں لجنہ اماء اللہ کا جھنڈا لہرایا گیا۔ خلافت راشدہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جماعت نے تین لاکھ روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔
ہجری شمسی تقویم	۲۶؍ جنوری ۱۹۴۰ء میں یہ کیلنڈر حضور نے جاری فرمایا۔
"نظام نو"	جلسہ ۱۹۴۲ء میں تقریر کا عنوان
وقف زندگی دیہاتی معلمین	۲۹؍ جنوری ۱۹۴۳ء
"اسوۂ حسنہ"	جلسہ ۱۹۴۳ء کی تقریر کا عنوان
"مصلح موعود" ہونے کا دعوٰی	۵،۶ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب اللہ نے رؤیا میں حضور پر مصلح موعود ہونے کا انکشاف فرمایا۔ ۲۸؍ جنوری کو قادیان میں پہلی دفعہ آپ نے مصلح موعود کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا۔
یوم مصلح موعود	۲۹؍ جنوری ۱۹۴۴ء کو پہلی بار قادیان میں یوم مصلح موعود منایا گیا۔
تعلیم الاسلام کالج قادیان	۴؍ جون ۱۹۴۴ء کو افتتاح
تحریک جدید کا دفتر دوم	۲۴؍ نومبر ۱۹۴۴ء
انصار اللہ کا پہلا اجتماع	۲۵؍ دسمبر ۱۹۴۴ء کو پہلے اجتماع کا افتتاح مسجد اقصیٰ قادیان میں حضور نے فرمایا۔
ضلع وار نظام	۱۹۴۵ء میں ضلع وار نظام کے ماتحت پہلی دفعہ حضور نے آٹھ امراء اضلاع مقرر کئے۔
فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ	۱۹؍ اپریل ۱۹۴۶ء کو اس کا افتتاح ہوا۔
تقسیم ملک سے قبل خدام الاحمدیہ کا قادیان میں آخری اجتماع	۱۸، ۱۹، ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۴۶ء قادیان میں آخری سالانہ اجتماع منعقد ہوا، ۱۷۵ خدام شامل ہوئے۔
متحدہ ہندوستان کا آخری جلسہ سالانہ	۲۶، ۲۷، ۲۸؍ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ہوا۔ ۳۹۷۰۰ افراد نے شرکت کی۔
ہجرت	۳۱؍ اگست ۱۹۴۷ء لاہور پہنچے۔
صدر انجمن احمدیہ پاکستان	کی بنیاد یکم ستمبر کو لاہور میں رکھی
لوائے احمدیت	۳؍ ستمبر ۱۹۴۷ء کو ہندوستان سے پاکستان پہنچایا گیا۔
پاکستان میں پہلا خطبہ جمعہ	۵؍ ستمبر ۱۹۴۷ء
پاکستان میں پہلی مجلس مشاورت	۷؍ ستمبر ۱۹۴۷ء
پاکستان میں الفضل کا پہلا پرچہ	۱۵؍ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جاری ہوا۔
مرکز ربوہ	۱۸؍ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو حضور نے اراضی ربوہ کا سفر اختیار فرمایا اور ۵؍ اگست ۱۹۴۸ء کو اراضی کا باقاعدہ قبضہ حاصل کیا ۲۰؍ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ربوہ کا افتتاح فرمایا اور ۷؍ دسمبر ۱۹۴۸ء پہلی عارضی عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔
پاکستان میں پہلا جلسہ سالانہ	پاکستان میں ۲۷، ۲۸ نبر ۱۹۴۷ء کو پہلا جلسہ سالانہ لاہور میں منعقد ہوا۔
تتمہ جلسہ سالانہ	۲۸؍ مارچ ۱۹۴۸ء، سالانہ جلسہ ۱۹۴۷ء کے تتمہ کے طور پر منعقد ہونے والے جلسہ میں "سیر روحانی" کے سلسلہ کا خطاب فرمایا۔
ربوہ میں گاڑیوں کی آمد و رفت	یکم اپریل ۱۹۴۹ء، مارچ ۱۹۵۰ء میں ربوہ میں باقاعدہ ریلوے اسٹیشن بن گیا اور ۱۹۶۲ء میں اس کی عمارت مکمل ہوگئی۔
ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ	۱۵، ۱۶، ۱۷؍ اپریل ۱۹۴۹ء
مستقل رہائش	۱۹؍ ستمبر ۱۹۴۹ء کو حضور مستقل رہائش کیلئے ربوہ تشریف لائے۔
ربوہ میں پہلا خطبہ	۳۰؍ ستمبر ۱۹۴۹ء
پہلا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ (ربوہ میں)	۳۰، ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۴۹ء مجلس کی صدارت خود سنبھالی اور ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو خدام کا موجودہ عہد نامہ تجویز فرمایا۔
جامعۃ المبشرین	۱۰؍ دسمبر ۱۹۴۹ء اور ۷ جولائی ۱۹۵۷ء کو اسے جامعہ احمدیہ میں ضم کر دیا۔ افتتاح ۱۷؍ نومبر ۱۹۵۳ء
مختلف عمارتوں کا سنگ بنیاد	۳۱؍ مئی ۱۹۵۰ء کو قصر خلافت، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید، دفتر لجنہ اماء اللہ، تعلیم الاسلام ہائی اسکول، ۵؍ اپریل ۱۹۵۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۲۰؍ اپریل ۱۹۵۳ء ۲۵؍ جون کو فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ۲۶؍ جون کو تعلیم الاسلام کالج اور اس کے ہوسٹل کا سنگ بنیاد اور ۶؍ دسمبر ۱۹۵۲ء کو ٹی آئی کالج کا افتتاح فرمایا۔
بھیرہ میں تشریف آوری	۲۶؍ نومبر ۱۹۵۰ء
جامعہ نصرت کا افتتاح	۱۴؍ جون ۱۹۵۱ء
"سیر روحانی"	جلسہ ۱۹۵۱ء میں موضوع
رسالہ "خالد" کا اجراء	اکتوبر ۱۹۵۲ء
رسالہ "تشحیذ الاذہان"	۲۷؍ جولائی ۱۹۵۷ء
"تعلق باللہ"	کے موضوع پر جلسہ ۱۹۵۲ء میں تقریر فرمائی۔
قاتلانہ حملہ	۱۰؍ مارچ ۱۹۵۴ء مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر حضور پر عبدالحمید شخص نے قاتلانہ حملہ کیا۔
دوسرا دورہ یورپ	۲۹؍ اپریل ۱۹۵۵ء کراچی سے روانہ ہوئے اور ۲۵؍ ستمبر ۱۹۵۵ء واپس ربوہ تشریف لائے۔
مبلغین کی عالمی کانفرنس	۲۲؍ جولائی ۱۹۵۵ء لندن میں حضور کی زیر صدارت شروع ہوئی اور ۲۴؍ جولائی کو ختم ہوئی۔
"نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر"	۲۷؍ دسمبر ۱۹۵۵ء کو حضور نے خطاب فرمایا۔
فضل عمر ہسپتال	کا سنگ بنیاد ۱۹۵۷ء میں رکھا گیا اور ۱۹۵۸ء میں افتتاح
وقف جدید	دسمبر ۱۹۵۷ء میں اس تحریک کا اجراء ہوا اور ۱۹۶۳ء میں اس کی عمارت کا سنگ بنیاد اور تعمیر ہوئی۔
"خلافت حقہ اسلامیہ"	جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر تقریر کا موضوع
ادارۃ المصنفین کا قیام	دسمبر ۱۹۵۷ء
نگران بورڈ کا قیام	۱۹۶۰ء
جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت	۱۹۶۱ء میں افتتاح ہوا۔
آل پاکستان فضل عمر بیڈ منٹن ٹورنامنٹ	۱۹۶۲ء میں آغاز ہوا۔
۵۰ سال (گولڈن جوبلی)	خلافت ثانیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر اللہ کے حضور اظہار تشکر دعائیں اور تجدید عہد ۱۹۶۴ء
خلافت ثانیہ کا آخری جلسہ سالانہ	۲۶، ۲۷، ۲۸؍ دسمبر ۱۹۶۴ء
خلافت ثانیہ کی آخری عیدالفطر	۴؍ فروری ۱۹۶۵ء مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔
خلافت ثانیہ کی آخری مجلس مشاورت	۲۶، ۲۷، ۲۸؍ مارچ ۱۹۶۵ء تعلیم الاسلام کالج ہال میں

۷، ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب خدا کا یہ محبوب بندہ اپنے رب کریم کے حضور حاضر ہو گیا۔

وکان امراً مقضیاً

بقیہ صفحہ: (2)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تمناؤں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا فرمائی اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بابرکت دور خلافت میں ایسے اسباب پیدا فرمائے کہ اسلام کی تبلیغ جلد از جلد دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائے اور تبلیغ اسلام کیلئے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کا ایسا مہاجال عطا فرمایا ہے جو ایک سمندر ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے سمندروں پر محیط ہے۔ اور ہر گھر کے ہر فرد کی سیرابی کر سکتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں اور عزیزوں کو اس عظیم نعمت سے مستفید کریں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ اسلام دنیا میں غالب آجائے۔

'ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے'

(قریشی محمد فضل اللہ)

بقیہ صفحہ: (9)

اب بھی اگر مسلمانانِ عالم حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لائیں اور اُن کی جماعت میں شامل ہوں ان کے خلیفہ الوقت کی اطاعت کریں تو اللہ تعالیٰ حالات بدلنے پر قادر ہے چنانچہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۸ کو تفسیر کبیر کی جلد پنجم شائع ہوئی سورۃ الانبیاء کی تفسیر میں حضرت المصلح الموعودؓ نے مسلمانوں کو بشارت اور تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"ان الارض یرثھا عبادی الصالحون" کا حکم موجود ہے مستقل طور پر فلسطین عبادی الصالحون کے ہاتھ میں رہتی ہے سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصالحون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگالے"۔

اس کے علاوہ حضرت المصلح الموعودؓ نے مسلمانوں کی بہار اور کلکتہ میں فسادات کے موقعہ پر ہر طرح سے مدد فرمائی ڈاکٹر و معالج بھجوائے چندہ جمع کر کے ان کی خوراک و رہائش کا انتظام فرمایا۔ جہاں کہیں قدرتی آفات نازل ہوتیں عام بنی انسان اور مسلمانوں کی خاص طور پر بھرپور خدمت فرمائی (اس مختصر مضمون میں تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں)

آخر میں مولانا محمد علی جوہر کی رائے پر اس مقالہ کو ختم کرتا ہوں انہوں نے اپنے اخبار ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ میں تحریر فرمایا:۔

"ناشکر گزاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور اُن کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کیلئے وقف کر دی ہیں یہ حضرات اس وقت تک اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کیلئے بالعموم اور اُن اشخاص کیلئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ و درباطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہوگا"۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

☆ ☆ ☆

ناسک (مہاراشٹر) میں دیو بندی بریلوی فساد چالیس افراد زخمی

اخبار نو بھارت ٹائمز ممبئی ۲۴ر جنوری کی ایک خبر کے مطابق پرانے ناسک کے کوکڈی پورہ علاقہ میں ۲ فرقہ کے مسلمانوں میں ہوئی گولہ باری میں چالیس افراد شدید طور سے زخمی ہو گئے۔

اطلاع کے مطابق ۲۹ر جنوری کو منعقد ہونے والے ایک مذہبی پروگرام میں علامہ اختر رضیٰ بریلوی کی تقریر کی آگاہی کیلئے کچھ لوگ اشتہار چپکا رہے تھے تو دیو بندی فرقہ کے مسلمانوں نے اس پر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے مخالفت شروع کر دی جس کی بناء پر دونوں فرقہ کے مسلمانوں میں کہا سُنی ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے بات اتنی بڑھ گئی کہ ایک دوسرے پر اینٹ پتھر و پیٹرول بم و گولیوں سے حملہ کر دیا خوب ایک دوسرے پر گولیاں و سوڈہ واٹر کی بوتلیں برسائی گئیں جس میں چالیس افراد شدید طور سے زخمی ہو گئے جن میں تین پولیس والے بھی شامل ہیں ان کی حالت نازک بنی ہوئی ہے جھگڑے کی خبر سے پورے شہر میں دہشت کا ماحول قائم ہو گیا اور پورا بازار بند ہو گیا موقعہ واردات پر کثیر تعداد میں شہر کے اعلیٰ پولیس افسران نے پہنچ کر چار افراد کو گرفتار کر لیا۔ (مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری انچارج معلمین شولاپور سرکل مہاراشٹر)

نمایاں کامیابی

عزیز شہاب الرحمٰن صاحب میر ابن مکرم عبد الوہاب صاحب میر نے سول انجینئرنگ کورس سے کشمیر یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ جس کی وجہ سے عزیز جماعتی انعام تمغہ کے مستحق قرار پائے تھے جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کے موقعہ پر قادیان کے تیسرے جلسہ کے روز محترم حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی جانب سے عزیز کو طلائی تمغہ عنائت فرمایا۔

دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کیلئے اور جماعت کیلئے مبارک کرے نیز دوسرے احمدی طلبہ کیلئے مشعلِ راہ ہو۔ آمین (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

تقریب شادی

میری بیٹی امۃ الکریم ناز کی تقریب نکاح ورخصتانہ عزیزم میاں وسیم احمد صاحب انصاری ولد جناب خواجہ عبد الوحید انصاری صاحب کے ساتھ مورخہ 31.12.99 کو حیدر آباد میں عمل میں آئی احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر-/50 روپے۔ (محمد معید سلوجہ کانپور)

نماز جنازہ

مورخہ 13 جنوری بروز جمعرات لندن میں حضور پر نور نے درج ذیل نماز جنازہ ادا کی۔

حاضر جنازہ:۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی آف قادیان حال لندن (سابق ناظر دعوت و تبلیغ)

جنازہ غائب:۔ مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب (سابق جنرل مینجر (پاور) واپڈا۔ لاہور)

18 دسمبر کو بعمر 92 سال لاہور میں وفات پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

۲۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (والدہ مکرمہ رفعت بشیر صاحبہ کرائیڈن) پاکستان۔ (دختر ڈاکٹر منظور احمد صاحب۔ اہلیہ میجر فتح داد خاں صاحب) مرحومہ موصیہ تھیں۔

دُعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ ضمیرا بی بی صاحبہ ۲۱-۱-۲۰۰۰ بروز جمعۃ المبارک ایک بجے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائیں۔ دین دار صدقہ و خیرات کرنے والی صوم و صلوٰۃ کی پابند مخلوق خدا کیلئے ہمدردی اور نرم دل رکھنے والی تھیں۔ والدہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (شرافت احمد خان مبلغ امروہہ یو-پی)

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652
رہائش- 243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی ﷺ
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان : 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
4,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 2370509

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday, 17/24th Feb 2000 Issue No: 7-8

رمضان المبارک میں صوبہ ہماچل کے نومبائعین کی تعلیم و تربیت کی مختصر رپورٹ

☆-الحمدللہ کہ امسال صوبہ ہماچل کے چھ اضلاع میں دس مقامات پر سنٹر مقرر کر کے مبلغین کرام و معلمین کرام نے نومبائعین احباب جماعت کو نماز عید پڑھائی جو درج ذیل ہیں۔ چواڑی- ترمت- لڈبھرول-شاہ تلائی- ہڑری- بھرمولی-نادون-ڈنگوہ-ٹھاٹھل- پنجاور-داعین الی اللہ کی کوشش سے کثیر تعداد میں نومبائعین مردوزن نے نماز عید میں شمولیت کی؟

☆-اللہ کے فضل سے ہماچل میں باوجود شدید مخالفت کے جماعت احمدیہ کی چار مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ان مساجد میں رمضان المبارک کے ایام میں درس القرآن وحدیث کے علاوہ نماز تراویح بھی باقاعدگی سے ادا کی گئیں جس میں بڑے شوق سے عورتوں بچوں اور مردوں نے حصہ لیا۔ اس طرح رمضان المبارک کے ایام میں خاص طور پر دس مقامات میں جہاں مبلغین کرام و معلمین کرام قیام پذیر تھے باقاعدگی سے درس وتدریس کے ذریعہ نومبائعین کی تعلیم وتربیت کی کوشش کی گئی۔

☆-صوبہ ہماچل میں جماعت احمدیہ کے نفوذ سے قبل شاذ کے طور پر ہی کوئی روزے دار ملتا تھا اکثریت مسلمانوں کی ایسی ہے جنہوں نے پچاس ساٹھ سال کی زندگی میں کبھی کوئی روزہ نہیں رکھا تھا لیکن اب خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے داعیان الی اللہ کی چند برسوں کی محنت کے نتیجہ میں اُن افراد میں سے بھاری تعداد ایسی بن چکی ہے۔ جن کو خدا نے احمدیت کی برکت سے پورے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

☆-رمضان المبارک میں غیر احمدی مخالف علماء نے دوسری جگہوں سے ہماچل میں کام کرنے کیلئے آئے ہوئے مسلمان بھائیوں کو ہماری مساجد میں نماز جمعہ اور نماز عید پڑھنے سے روکنے کی پوری کوشش کی جگہ جگہ وہ جیپوں کے ذریعہ مسلمانوں کے پیچھے گھومتے رہے۔اِس کے باوجود غیر احمدی مسلمان دور دور سے آکر ہماری مساجد میں نماز جمعہ بھی ادا کرتے رہے اور نماز عید میں بھی شامل ہوئے۔

☆-ضلع ہمیر پور بمقام نادون جہاں ہماری مسجد تعمیر ہوئی ہے وہاں پر احمدی احباب بہت کم تعداد میں ہیں لیکن خدا نے رمضان المبارک میں اِس مسجد کو نمازیوں سے پُر رکھا نماز عید چاند کی صحیح تاریخ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر ہفتہ اور اتوار دونوں یوم ادا کرنی پڑی جس میں احمدی احباب کے علاوہ پچاس غیر احمدی دوست شامل تھے اور اتوار کے روز مکرم عبدالقیوم صاحب معلم نے نماز عید پڑھائی جس میں ۴۵ غیر احمدی دوستوں نے شرکت کی یہاں پر جماعت کی یہ پہلی نماز عید ہے۔

ماہ رمضان میں محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل اور خاکسار نے ہماچل کی بارہ جماعتوں کا تربیتی و مالی دورہ کیا۔ حسب توفیق مجالس سوال و جواب و درس دینے کی توفیق ملی۔اِس دوران خدا کے فضل اور معلمین کرام کے تعاون سے ۸۵۸،۱۷ سترہ ہزار آٹھ صد اٹھاون روپے چندہ جات کا بجٹ بنایا جس میں سے مبلغ نو ہزار چھ روپے چندہ جات وصول کر کے دفتر محاسب میں جمع کروایا۔اس دورہ میں غرباء میں حضور انور کی طرف سے عطا شدہ عیدی بھی تقسیم کی گئی۔

☆-اِس طرح دوران ماہ ۱۲۴۶ افراد کو چندہ تحریک جدید میں اور ۱۲۶۳ افراد کو چندہ وقف جدید میں شامل کرنے کی توفیق ملی۔

☆-عید کے دوسرے روز مورخہ ۲۰۰۰-۱-۱۰ کو صوبہ ہماچل کے جملہ معلمین کرام مبلغین کرام و سرکردہ افراد کی ایک میٹنگ بمقام ڈنگوہ احمدیہ مسجد میں رکھی گئی۔

دُعا کریں اللہ ہماری اس حقیر مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

جامعہ مسجد رشی نگر (کشمیر) میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ ۱۴دسمبر ۲۰۰۰ بروز منگل جامعہ مسجد رشی نگر میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد درج ذیل احباب نے تقاریر میں حصہ لیا۔ عزیز ذاکر ظہور میر -مکرم ماسٹر عبدالرشید صاحب میر-مکرم منظور احمد صاحب-مکرم بشارت احمد صاحب-مکرم طارق احمد صاحب- عزیز مدثر احمد -اور آخر پر صدارتی خطاب کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔(عاشق حسین واعظ ناظم اطفال)

The First ISLAMIC Satellite Channel

BROADCASTING ROUND THE CLOCK

AUDIO FREQUENCY		
URDU	:	6.50
ENGLISH	:	7.02
ARABIC	:	7.20
BENGALI	:	7.38
FRENCH	:	7.56
DUTCH	:	7.74
TURKISH	:	8.10

SATELLITE : INTELSAT 703 IS -703 AT 57* E
DECODER : C Band
POSITION : 57* East
POLARITY : Left Hand Circular
DISH SIZE : Max. 8 Ft
VIDEO FREQUENCY : 4177.5 Mhz
AUDIO FREQUENCY : 6.50 Mhz
E Mail : mta @ bitinternet . com

☆......اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔
☆...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی وروحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

ہی دیکھئے۔اس میں نماز سکھانے۔ قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن۔ ترجمۃ القرآن و ہومیو پیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔
علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر وسائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی آپ استفادہ کر سکتے ہیں۔
☆...... جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لنڈن۔انٹر نیشنل الفضل لنڈن۔جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔جس کا نمبر اوپر دیا گیا ہے۔
☆...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ ہومیو پیتھک کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔
نوٹ : ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ © قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

MTA QADIAN
NAZARAT NASHR-O-ISSHAAT
Ph: 01872-70749, Fax : 01872-70105,70438
E- Mail : markaz@jla.vsnl.net.in

MTA International
P.O . Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 875 0249
Internet code : http://www.alislam.org/mta

Compuirsed Composing & Designing By
Irshan Ahmad, Misbahuddin Ejaz Ahmad